



مسک
الحق حد
کاداعی

لاہور
الحق حد

مرکزی جمعیت
الحق حد
پاکستان
کارتھان

شماره: 40

۲۸ ذوالحجہ تا ۲ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ 24 تا 30 اکتوبر 2014ء

جلد: 45

پاک بھارت سرحدی کشیدگی

بھارتی افواج کی فائرنگ کا مقصد

پاکستان کو عدم استحکام سے دو چار کرنا ہے

امیر محترم پروفیسر سینیئر صاحب میر حافظ اللہ

طاہر القادری سے چند سوالات؟!

باب الملک عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود

حرم مکی میں دنیا کے
سب سے بڑے دروازے کی تنصیب!

قرآن و سنت
کی روشنی میں

- طلاق اور خلع میں فرق.....؟!
- ذاتی مفاد کے لیے نکاح کرنا.....؟!
- روحانی معالجوں کی حیثیت.....؟!

مسلم حکمران اتحاد اور
امت مسلمہ کی
ترقی و عروج کے لیے
مل کر کام کریں۔

امام الحج



درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

بے چارگی انسان

﴿قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا سْتَكْنُوتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ الشُّوْءُ ۚ إِنَّا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ﴾ (الأعراف)

”آپ فرمادیجئے کہ میں خود اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ ہی نقصان (کو رفع کرنا) میرے اختیار میں ہے۔ مگر اس قدر کہ جس قدر اللہ نے چاہا ہو۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا۔ میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔“

اس خط ارضی پر انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ کوئی جماعت یا گروہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ کیونکہ انہوں نے تکالیف اور مصائب جھیل کر اللہ کا پیغام زمین والوں تک پہنچایا اور ان کے لیے ظلمت جہالت کے اندھیروں سے نکلنے کا سامان کیا۔ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترنے، اشرف المخلوقات تک اللہ کے پیغام کو پہنچانے کی بدولت ان پاکباز اور مقدس ہستیوں کو اللہ کا تقرب حاصل تھا اور خط ارضی پر اللہ تعالیٰ اگر کسی گروہ کو صاحب اختیار بناتا تو انہی کو بناتا۔ لیکن اس گروہ کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ اعلان کروا کر انسان کو اس کی بے چارگی کا پتہ دے دیا گیا ہے کہ صاحب اختیار صرف اور صرف اللہ خالق کائنات کی ذات ہے۔ یہ انسان کی صرف خام خیالی ہے کہ وہ صاحب مال و دولت یا صاحب اقتدار بن کر جو چاہے حاصل کر لے گا:

﴿أَفَرَأَيْتُمُ الْبَنَاتِ مَا تَمْنَوْنَ ۖ فَبِئْسَ الْاُخْرَةُ ۚ وَالْأُولَىٰ ۚ﴾ (النجم)

”بھلا کہیں انسان کو ہر وہ چیز مل جاتی ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہے (نہیں بلکہ ہر تمنا) اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ آخرت کی بھی اور دنیا (کی بھی)۔“

انسان اپنے لیے راحت و سکون کی تلاش میں دنیاوی عیش و عشرت میں مصروف ہوتا ہے کہ اسے موت کا فرشتہ آن گھیرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر انسان کی بے چارگی اور کیا ہو سکتی ہے کہ جب وہ اپنے لیے محلات و باغات تیار کر لیتا ہے اور ان میں رہنے کا سارا سامان کر لیتا ہے تو اسے وہاں قیام نصیب نہیں ہوتا اور اس سے پہلے ہی موت اسے اچک لے جاتی ہے:

﴿وَكَيْفَ يُؤَخِّرُ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ ۙ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (المنافقون)

”اور جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ بخوبی واقف ہے۔“

انسان کی کامیابی اور فلاح صرف اسی چیز میں ہے کہ وہ اللہ کی رضا کو اپنی رضا بنا لے اور دنیوی ظاہری اسباب پر تکیہ کرنے کی بجائے اللہ کی ذات پر ایمان و یقین رکھے اور اللہ کی رضا خوشنودی اور تقرب کے لیے اعمال بجالائے۔ اگر انسان ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر اسے اللہ تعالیٰ اس بے چارگی کا احساس تک نہیں ہونے دیتا۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

سات مہلک کام

[عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: "اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ"۔ قُلْنَا: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "الشَّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ"۔] (متفق عليه)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سات مہلک کاموں سے بچو۔“ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کسی کو ناحق قتل کرنا جسے اللہ نے حرام قرار دے رکھا ہے، یتیم کا مال کھانا، سود خوری، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور مومن پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا۔“

اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے شرک کے علاوہ چھ اور کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ ایسے گناہ ہیں جن کی پاداش میں ہلاکت قوموں کا مقدر بن جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سات کاموں کی نشاندہی فرمائی تاکہ امت محمدیہ ہلاکت سے بچ سکے مگر اکثر لوگ ان مہلک کاموں سے بچنے کی بجائے ان میں دلچسپی لیتے ہیں۔ شرک عام ہو چکا ہے اس سے بچنے کی کوشش کرنے کی بجائے شرک کی ترویج کی جاتی ہے اور لوگوں کو قبروں اور مزارات پر جانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”لوگ تجھے جلادیں تو جل جا“ تجھے کاٹ دیں تو کٹ جا مگر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔“

دوسرا کام جادو ہے۔ اس معاشرے میں اکثر لوگ جادو کے اثرات سے پریشان ہیں اور کچھ جادو کا توڑ کرنے والوں کے ہاتھوں لٹ رہے ہیں۔ جادو برحق ہے مگر کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ تیسرا کام کسی انسان کو ناحق قتل کرنا ہے۔ یہ کام بھی اس قدر عام ہو گیا ہے کہ کسی کی جان محفوظ نہیں۔ پوری قوم ایک انجانے خوف میں مبتلا ہے۔ اگر ناحق قتل و غارت گری رک جائے تو قوم ہلاکت سے بچ سکتی ہے۔

چوتھا کام یتیموں کا مال کھانا ہے۔ اس کے بارے میں اللہ نے فرمایا: ”جو ظلم و زیادتی کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں۔“ بعض دینی مدارس اور رہنمائی تنظیموں میں یتیموں کے نام پر جمع کیا ہوا مال بے دریغ کھایا جاتا ہے اس سے حتی المقدور بچا جائے۔ پانچواں کام سود خوری ہے۔ یہ کام بھی ہمارے ملک میں عام ہے۔ سود کھانا اللہ کے ساتھ اعلان جنگ ہے مگر اکثر لوگ پروا نہیں کرتے سودی کاروبار میں برکت نہیں ہوتی۔

چھٹا کام میدان جنگ سے بزدلی کی بنا پر بھاگنا ہے۔ اس عمل سے باقی ساتھیوں کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں اس لیے اس کام کو بھی آپ ﷺ نے مہلک قرار دیا۔ اور ساتواں کام مومن پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا ہے۔ بعض لوگ اپنی جھوٹی عزت بنانے کے لیے اپنی بیویوں پر تہمت لگانے لگ جاتے ہیں اس سے معاشرے میں تباہی آ جاتی ہے۔ ان ساتوں امور میں اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

مسجد نمبر میں امام الحج کا ایمان افروز خطبہ!

سماحة الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ رحمہ اللہ، سعودی عرب کے ممتاز عالم دین، محقق اور مفتی اعظم ہیں جو ایک عرصہ سے حج کے موقع پر مسجد نمبر میں خطبہ حج اور امامت کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ آپ کا خطبہ بڑا جامع، مانع، عالمانہ اور محققانہ ہوتا ہے۔ اس بار بھی انہوں نے ملک و ملت، امت مسلمہ کے مسائل، اصلاح معاشرہ، اتحاد و یکجہتی، مسلم حکمرانوں کے فرائض اور اسلامی نظام کی اہمیت کے علاوہ کئی اہم امور پر بڑا ایمان افروز خطاب فرمایا۔ جس پر عمل پیرا ہو کر امت مسلمہ اپنی عظمت رفتہ حاصل کر سکتی ہے۔

امام صاحب نے فرمایا کہ ”حکمران“ عوام کی فلاح و بہبود کا خیال رکھیں۔ یہ نہ بھولیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہیں۔ مسلمان اپنی سیاسی و معاشی قوت متحد کریں اور ایک مؤقف اپنائیں پھر اپنے مسائل خود حل کر سکیں گے۔ اپنی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کریں۔“

حقیقی بات یہ ہے کہ امت مسلمہ کی قیادتوں کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنے ملکوں کی سرحدوں کی حفاظت کریں وہاں وہ اپنے عوام کی عملی و فکری رہنمائی بھی کریں۔ انہیں پیش آمدہ خطرات سے آگاہ کریں اور ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کریں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب حکام عوام کو اپنی رعایا نہ سمجھیں بلکہ خود کو ان کا امین اور خادم سمجھیں اور ان کی خدمت و ریلیف کو اپنی ذمہ داری سمجھیں۔ یہ نہ بھولیں کہ قوم اپنے حکمرانوں کے اعمال و افعال پر تنقید کر سکتی ہے۔ محاسبہ کا حق رکھتی ہے۔ رائے دے سکتی ہے اور تقریر و تحریر سے قائل کر سکتی ہے۔ حکمرانوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک شخص نے آپ سے مسجد نبوی ﷺ میں خطبہ شروع کرتے ہی یہ سوال کر دیا کہ مال غنیمت سے جو کچھ ملا تھا اس سے آپ کے قد کا بڑا کرتے کیسے بن گیا؟ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے حصے کا کپڑا انہیں دے دیا تھا اس طرح ان کا کرتہ تیار ہوا۔ سوال کرنے والا شخص مطمئن ہو کر کہنے لگا کہ ہم سب طاعت کے لیے ہر طرح تیار ہیں۔ لہذا امت مسلمہ کے حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ رعایا کے بنیادی حقوق کی حفاظت کریں، ان کے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان کا احترام کریں۔ شخصی آزادی اور عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے عدل و انصاف کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیں۔

امام صاحب نے کہا کہ ”معاشرے میں فساد پھیلانے والے خوارج ہیں۔ مسلم حکمران اتحاد اور امت مسلمہ کی ترقی و عروج کے لیے مل کر کام کریں۔ اسلامی تعلیمات اخوت، بھائی چارے کا درس دیتی ہیں۔ اس وقت اسلام دشمن طاقتیں مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں۔ اسلام کا حکم ہے کہ ہمارا یہ عقیدہ و ایمان مستحکم ہونا چاہیے کہ نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں، اسلام دین حق اور دین کامل ہے اور وہ ہر شعبہ زندگی میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ آج امت مسلمہ جن مشکل اور تنگن حالات سے گزر رہی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ ہم اسلامی اخلاق و عادات اور تعلیمات سے دور ہو گئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کو اپنی پوری زندگی میں دلیل راہ بنالیں اس طرح ہماری مشکلات کا مداوا ہو سکتا ہے۔“

اس مقام پر رسول اللہ ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع جو آپ نے ۹ھ کو آخری اور پہلا حج کے موقع پر میدان عرفات میں ارشاد فرمایا جس میں تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شریک ہوئے۔ خطبہ کے بعد آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ یعنی ”آج ہم نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمتیں پوری کر دی ہیں اور اسلام کو تمہارے لیے دین پسند کیا ہے۔“

آپ ﷺ کا یہ خطبہ اسلام کے معاشرتی اصولوں کا دلاویز مرقع ہے جو اسلامی تعلیمات کو سمجھنے میں نہایت مدد و معاون ہے۔ جن احادیث کی روشنی میں اسلام کا تمدنی نظام مرتب ہو سکتا ہے ان سب سے زیادہ عظیم الشان دستاویز خطبہ حجۃ الوداع ہے اس کی سیاسی اور معاشرتی حیثیتیں بھی مسلم ہیں۔ اس خطبہ کو انسانیت اور انسان کے آفاقی حقوق کا عالمی چارٹر کہا جائے تو بالکل بجا ہے۔ اس میں زندگی کے تمام اہم امور اور اہم گوشوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس میں تعمیر انسانیت کے اصولوں، حقوق انسانی کے تحفظ کے منصوبوں، عالمی امن کی تدبیروں، قانون الہی کی بالادستی کے ضابطوں

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شتیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی
اس شمارہ میں

مجلس
ادارت

1	درس قرآن و حدیث
2	اداریہ
4	احکام و مسائل
6	خطبہ امت کی چند علامتیں..... (خطبہ حرم)
10	ظاہر القادری سے چند سوالات
13	منہج سلف کے پاسان شیخ عبدالحمید رحمانی
16	تحریک ختم نبوت اور ڈاکٹر بہاء الدین
20	اسلام میں پردہ اور شرم و حیا کا حکم
21	کھلا خط
21	تجرہ کتب
22	چاہو دم کی کھدائی
24	امام محمد بن عبدالواحد بن محمد دقاق
26	اخبار الجماہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت الہیہ کے نام
اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اتصل حدیث“
چوک اتصل حدیث (المعرفتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 042-37725525 فیکس
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ بی بی	535/- روپے
بیرونی نمائندے	5500/- روپے
نی پرچہ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”لشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھوڑ کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

رودادہی کے طریقوں، عدل و انصاف کی تجویزوں اور اخوت و مساوات کی ہدایتوں کا لازوال مجموعہ ہے۔ اس میں یہ بھی موجود ہے کہ کسی عربی کو عجی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت نہیں مگر تقویٰ ہی معیار فضیلت ہے۔ آپ ﷺ نے خطبہ میں یہ بھی فرمایا کہ ”امیر و غریب، آقا و غلام، اعلیٰ و ادنیٰ، ذات پات اور رنگ و نسل کے تمام امتیازات ختم کر دیے ہیں۔“ امام الحج نے اس بات پر انفس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنے مسائل کا حل دشمنوں سے حاصل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ہمارے تمام مسائل کا حل اسلامی نظام کے نفاذ میں مضمر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اتحاد، یکجہتی، ایثار، مروت اور اخلاص قربانی کا پیغام ہے۔ علامہ اقبال نے کہا تھا۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے نیل کے ساحل سے لے کر تا بجاک کا شجر

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سیاسی اجتماعات میں بھگڑے لڑیاں، قص و سرود ایک دوسرے کے خلاف گندی زبان استعمال کرنا اور بے ہودہ کھیل کود ختم ہونے چاہئیں۔ اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ ہماری دولت استعمار کے لاکڑ میں بیکار پڑی ہے، وہ لوگ مسلمانوں کو وہیں سے قرضہ پر دے دیتے ہیں اور بھاری سود وصول کرتے ہیں۔ مسلمان حکمران اسی حساب سے اشیاء کی قیمتیں بڑھا دیتے ہیں۔ ﴿فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ﴾

حقیقی بات یہ ہے کہ امت مسلمہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اقتصادی مقاصد میں آزاد ہو، وہ اپنی معاشیات میں خود کفیل ہو۔ مسلم حکمران ایسے معاشی اور اقتصادی پروگرام مرتب کریں اور ایسی حکمت عملی اختیار کریں جو انہیں غیروں سے بے نیاز کر دے۔

ملکی سالمیت سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہو سکتی، سرحدوں پر بھارتی فائرنگ اور امریکی ڈرون حملے دونوں کی یکساں مذمت ہونی چاہیے

علاقائی تعلقات و تجارت کو ملکی سالمیت پر ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ پروفیسر ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ملکی سالمیت سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہو سکتی۔ سرحدوں پر بھارتی فائرنگ اور امریکی ڈرون حملے دونوں کی یکساں مذمت ہونی چاہیے۔ امریکہ اور بھارت دونوں پاکستان کی سلامتی کے دشمن ہیں۔ وہ چین میں مسجد حسین بن علیؑ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ ڈرون حملے پاک امریکا تعلقات میں خلش کا باعث بنتے ہیں۔ یہ بند ہونے چاہئیں، ڈرون حملوں کے معاملے نے ہمارے لوگوں کو بری طرح سے پریشان کر رکھا ہے۔ ڈرون کا استعمال نہ صرف ہمارے علاقائی سالمیت کی مسلسل خلاف ورزی ہے بلکہ ملک سے دہشت گردی کو ختم کرنے کے ہمارے عزم اور کوششوں کے بھی خلاف ہے، یہ مسئلہ دونوں ملکوں کے درمیان خلش کا باعث ہے، امریکا بھارت میں اپنے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی وجہ سے دونوں ملکوں کے درمیان کشمیر سمیت اہم تنازعات کے حل کروانے اور دوطرفہ تعاون کو فروغ دینے میں بہت کچھ کر سکتا ہے۔ بدقسمتی سے دونوں ہماری سلامتی کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علاقائی تعلقات و تجارت کو ملکی سالمیت پر ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ ملکی سلامتی کیخلاف بھارتی جارحیت کا توڑ ہی ہمارے حکمرانوں کی اولین ترجیح ہونی چاہیے جس میں ہر عالمی فورم پر بھارتی جارحیت کیخلاف مؤثر احتجاج بھی ہماری خارجہ پالیسی کا بنیادی نکتہ بنایا جانا ضروری ہے جبکہ یہی موقع ہے کہ اقوام متحدہ میں باضابطہ قرارداد لاکر نہ صرف دنیا کو بھارت کے ہاتھوں پاکستان کی سالمیت کو لاحق ہونیوالے سنگین خطرات سے آگاہ کیا جائے بلکہ مسئلہ کشمیر کے مستقل حل کیلئے یو این قراردادوں کو ملٹی جامہ پہنانے کا بھی تقاضا کیا جائے۔

اد آئی سی کی حیثیت مردہ گھوڑے کی سی ہو کر رہ گئی ہے، ہماری نا اتفاقی اور غفلت کے سبب دنیا بھر میں ہمیں مار پڑ رہی ہے۔ ساجد میر

اسلامی دنیا، یورپی یونین کی طرح اسلامی یونین بنا کر اخوت کے رشتہ کا عملی مظاہرہ کرے۔ کیمرون میں استقبالیہ سے خطاب

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اسلامی دنیا، یورپی یونین کی طرح اسلامی یونین بنا کر اخوت کے رشتہ کا عملی مظاہرہ کرے۔ اد آئی سی کی حیثیت مردہ گھوڑے کی سی ہو کر رہ گئی ہے، ہماری نا اتفاقی اور غفلت کے سبب دنیا بھر میں ہمیں مار پڑ رہی ہے۔ اسلامی ممالک کے عوام کے دل تو ایک ساتھ دھڑکتے ہیں مگر ہماری قیادتوں کے اپنے اپنے مفادات ہیں۔ وہ یہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے استقبالیہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی تحریکوں کو دبانے اور انہیں کچلنے میں جہاں امریکہ اپنا کردار ادا کر رہا ہے وہاں اسرائیلی بھی مکمل طور پر اس کے ساتھ ہوتے ہیں، اس لئے کہ ان کا مقصد ایک ہے۔ یہ اسلامی دنیا میں انتشار پیدا کر کے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آج ہم جس دہشت گردی کا شکار ہیں، اس میں اسرائیل امریکہ اور بھارت تینوں شامل ہیں۔ اسی لئے کہ ان کے اہداف مشترک ہیں۔ ہم شروع دن سے کہتے آ رہے ہیں کہ پاکستان میں دہشت گردی اور افراتفری پیدا کرنے میں بھارت کا ہاتھ ہے۔ اب تو بھارت کے سابق آرمی چیف بھی برملا اس کا اعتراف کر رہے ہیں کہ انہوں نے مقبوضہ کشمیر اور پاکستان کے خلاف کارروائیوں کے لئے سیل قائم کر رکھا تھا، تاکہ پاکستان عدم استحکام کا شکار رہے۔ اس لئے یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کے فروغ میں بھارت اب بھی سرگرم عمل ہے۔ پھر بھارتی حکمران مسئلہ کشمیر سے توجہ ہٹانے کیلئے پاکستان میں دہشت گردی کی کارروائیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان کی چھ سات لاکھ فوج کشمیر میں پھنسی ہوئی ہے، جہاں وہ بے گناہ کشمیری مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ پاکستان اپنے داخلی مسائل میں اس طرح الجھا رہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کی طرف نہ آئے۔ اس نے افغانستان کے راستے بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں مداخلت کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے، وجہ وہی ہے کہ پاکستان اپنے مشرقی محاذ سے نظر ہٹا کر مغرب میں الجھا رہے۔ اسی لئے وہ مسلسل بلوچستان میں یورش پیدا کر رہا ہے۔ ملک میں سیاسی انتشار کے ماحول میں سیالکوٹ بارڈر پر بھارتی افواج کی فائرنگ کا مقصد ملک کو عدم استحکام سے دوچار کرنا ہے۔

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار المحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانہ اہل پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

روحانی معالجوں کی حیثیت

سوال

میرے والد گرامی ایک نفسیاتی مریض ہیں، ہم نے بہت علاج کرایا مگر افادہ نہیں ہوا، ہمیں ایک عورت کے پاس جانے کا مشورہ دیا گیا ہے جو اس قسم کے مریضوں کی تشخیص مریض اور اس کی والدہ کا نام پوچھ کر کرتی ہے، کیا ہمیں اس کے پاس جانا چاہیے؟

جواب

انسان کو اپنی صحت سے پہلے اپنے ایمان کی فکر کرنا چاہیے۔ سوال میں ذکر کردہ عورت کے پاس بغرض تشخیص یا علاج جانا اپنے ایمان کو خیر باد کہنا ہے کیونکہ اس کا تعلق ان کاہنوں سے ہے جو علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں اور علاج کرنے یا مرض بتانے کیلئے شیاطین سے کام لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے کاہنوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے: ”جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آئے پھر اس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرے تو اس نے اس شریعت کا انکار کیا جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔“ (ابوداؤد، الکہاتبہ: ۳۹۰۴)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایسے شخص کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کی جاتی۔ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ حسب ذیل ہیں: ”جو شخص کسی نجومی کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم السلام: ۲۲۳۰)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں کے پاس جانا شرعاً جائز نہیں بلکہ ناگواری اور انکار واجب ہے۔ اس قسم کے ”روحانی معالجوں“ کی بات ماننا اور ان کی تصدیق کرنا بھی ناجائز ہے۔ (واللہ اعلم)

خون سے غسل کرنا

سوال

میری والدہ بیمار ہے، وہ کئی ہپتالوں میں زیر علاج رہی مگر کچھ افادہ نہیں ہوا۔ ہمیں ایک ”بزرگ“ نے بتایا ہے کہ اسے کسی جانور کے خون میں غسل دیا جائے، کیا ہم بغرض علاج ایسا کر سکتے ہیں؟

جواب

خون سے غسل کرنا جائز نہیں کیونکہ ذبح کرتے وقت جو خون نکلتا ہے، اللہ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم پر مردار اور خون حرام کر دیا گیا ہے۔“ (المائدہ: ۳)

دوسرے مقام پر یہ صراحت ہے کہ اس سے مراد ذبح کرتے وقت بہنے والا خون ہے جیسا کہ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۴۵ میں ہے اور حرام چیزوں سے علاج کرنا ناجائز ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے بیماری اور علاج دونوں کو نازل کیا ہے اور ہر بیماری کا علاج بھی طے کیا ہے لہذا علاج کیا کرو لیکن حرام چیزوں سے علاج نہ کرو۔“ (ابوداؤد، الطب: ۳۸۷۳) ایک دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ نے حرام کردہ چیزوں میں قطعاً شفا نہیں رکھی۔ (الا حدیث الصحیحہ: ۱۶۳۳) رسول اللہ ﷺ سے شراب سے علاج کرنے کے متعلق دریافت ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ دو انہیں بلکہ یہ تو بذات خود بیماری ہے۔ (ابوداؤد، الطب: ۳۸۷۳)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حرام چیزوں کو بطور دوا استعمال نہیں کرنا چاہیے اور جس ”بزرگ“ نے یہ علاج تجویز کیا ہے اسے بھی اللہ کے حضور توبہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ علاج جادو کی قسم معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

خطیب کا حاضرین کو سلام کہنا

سوال

اکثر خطباء حضرات کو دیکھا گیا ہے کہ وہ خطبہ شروع کرنے سے قبل حاضرین کو السلام علیکم کہتے ہیں، کیا اس عمل کی کوئی دلیل ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں؟

جواب

خطیب کا جمعہ سے قبل حاضرین کو سلام کہنا مستحب عمل ہے۔ چنانچہ امام بیہقیؒ نے اس سلسلہ میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ”جب امام منبر پر چڑھے تو بیٹھنے سے قبل لوگوں کو سلام کہے۔“ پھر انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ کا ایک عمل نقل کیا ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب منبر پر چڑھتے تو حاضرین کو سلام کہتے۔ (بیہقی ص ۲۰۴ ج ۳)

پھر انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت بھی بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب منبر کے قریب آتے تو آس پاس بیٹھنے والوں کو سلام کہتے اور جب منبر پر چڑھتے تو حاضرین کی طرف منہ کر کے لوگوں کو سلام کہتے۔ (بیہقی ص ۲۰۶ ج ۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ روایت کو امام ابن ماجہؒ نے بھی اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔ (ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ: ۱۱۰۹)

یہ روایات سند کے اعتبار سے کچھ کمزور ہیں، لیکن دیگر شواہد و متابعت کی بناء پر کم از کم اصل عمل کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے کچھ معاصرین نے شرح السنۃ کی تحقیق کرتے ہوئے حاشیہ میں دیگر شواہد کا ذکر کیا ہے جو مصنف عبدالرزاق اور مصنف بن ابی شیبہ میں موجود ہیں۔ نیز انہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ دونوں حضرات اس پر عمل کرتے تھے۔ (شرح السنۃ ص ۲۴۲ ج ۴) نیز امام بیہقیؒ نے حضرت ابن عباس، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا بھی عمل نقل کیا ہے۔ (بیہقی ص ۲۰۵ ج ۳) علامہ البانیؒ مرحوم نے مذکورہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ (الاجوبۃ النافعہ ص ۵۸)

ہمارے رجحان کے مطابق ان تمام مرویات و آثار کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خطیب کا جمعہ سے قبل سلام کہنا مستحب و مندوب ہے۔ (واللہ اعلم)

ذاتی مفاد کیلئے نکاح کرنا

سوال

میں بیرون ملک میں زیر تعلیم ہوں، میں نے شادی الاؤنس لینے کیلئے ایک لڑکی سے نکاح کیا ہے لیکن میری نیت شادی کی نہیں تھی، میں نے یہ نکاح گواہوں کی موجودگی، لڑکی کے والدین اور اپنے والدین کی رضامندی سے کیا ہے، اس قسم کے نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب

جب نکاح کے تمام ارکان اور شرائط پائی جائیں اور ایجاب و قبول ہو جائے تو نکاح واجب ہو جاتا ہے خواہ نکاح کرنے والے کی نیت ذاتی مفادات کا حصول ہی کیوں نہ ہو، اس قسم کی نیت کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ احناف، شوافع، حنبلہ اور ماضی حضرات اس قسم کے نکاح کو صحیح قرار دیتے ہیں خواہ نفی و مذاق میں ہی کیوں نہ ہو۔ ان حضرات کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا رشاد گرامی ہے: ”تین باتیں ایسی ہیں جنہیں اگر سنجیدگی سے کیا جائے تو بھی پختہ ہیں اور اگر مذاق میں انہیں کیا جائے تو بھی پختہ ہیں: ایک نکاح، دوسری طلاق اور تیسرا رجوع۔“ (ابوداؤد، الطلاق: ۲۱۹۴)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ تینوں کام حقیقی طور پر سنجیدگی سے کئے جائیں تو حقیقت پر مبنی ہوں گے اور اگر بطور مذاق کئے جائیں تو بھی حقیقت ہی ہوں گے۔ اس لئے ہمارے رجحان کے مطابق سوال میں مذکورہ نکاح حقیقت پر مبنی اور اسے واجب قرار دیا جائے گا، اگرچہ نکاح کرنے والے کی نیت ذاتی مفادات کا حصول تھا۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: ”عام علماء کے ہاں مذاق میں طلاق دینے والے کی طلاق بھی واقع ہو جائے گی اور اسی طرح اس کا نکاح بھی صحیح ہے کہ مرفوع حدیث کے متن میں بھی اس کا ذکر ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کا موقف بھی یہی ہے اور مشہور اہل علم نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ص ۶۳ ج ۶)

طلاق اور خلع میں فرق

سوال

بعض دفعہ عدالت، عورت کے حق میں خلع کی ڈگری جاری کر دیتی ہے جبکہ خاوند نے اسے طلاق نہیں دی ہوتی، اس خلع اور طلاق میں فرق واضح کریں، کیا خلع کی صورت میں خاوند کا طلاق دینا ضروری نہیں؟

جواب

جب عورت کسی وجہ سے اپنے خاوند کے پاس نہ رہنا چاہتی ہو اور خاوند اسے طلاق نہ دے تو اسے بذریعہ عدالت خلع لینے کا حق ہے خواہ خاوند اسے طلاق نہ بھی دے، عدالت کی طرف سے خلع کی ڈگری ہونے کے بعد عورت آزاد ہے۔ خلع اور طلاق میں درج ذیل فرق ہے:

☆ طلاق دینا مرد کا حق ہے جبکہ خلع لینا عورت کا حق ہے۔ ☆ خلع میں خاوند کو رجوع کا حق نہیں ہوتا جبکہ طلاق رجعی میں اسے رجوع کا حق باقی رہتا ہے۔

☆ طلاق میں عدت تین حیض ہے جبکہ خلع میں عدت ایک حیض ہے۔

☆ طلاقوں کی تعداد تین ہے، جب آخری طلاق ہو جائے تو عورت مرد کیلئے حلال نہیں ہوگی، جبکہ خلع کے بعد نکاح تو ختم ہو جاتا ہے لیکن نئے نکاح سے دوبارہ تعلقات بحال ہو

سکتے ہیں۔ بہر حال خلع، عورت کا حق ہے وہ اسے جب چاہے استعمال کر سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

امام محمد اعظم
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر صلح بن حمید

غلبہ امت کی چند علامتیں

عبدالحمید انور

ترجمہ

حافظ محمد سرور

ترجمہ

اور پھیلاؤ کا اشارہ ہے اور امت کی عزت و سر بلندی کی جھلک ہے۔ اللہ کا فرمان بالکل سچ ہے:

﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ (غافر: 51)
”یقین جانو کہ ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد اس دنیا کی زندگی میں بھی لازماً کرتے ہیں، اور اُس روز بھی کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے۔“

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كُتُبُنَا إِلَٰهَكُمْ الْغُلُوبُونَ﴾ (الصافات)
”اپنے پیچھے ہوئے بندوں سے ہم پہلے ہی مدد کر چکے ہیں کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی۔ ہمارا انکار ہی غالب ہو کر رہے گا۔“

اسی طرح ارشاد ہے:

﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (التورہ)

”اور ہم پر یہ حق تھا کہ ہم مومنوں کی مدد کریں۔“

اور فرمایا:

﴿إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يَكْثِلْ أَقْدَامَكُمْ﴾ (محمد: 7)

”اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جمادے گا۔“

اسی طرح اس کا فرمان ہے اور سر اس کا ہے کہ

﴿وَ لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ (الحج: 40)

”اللہ ضرور اُن لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔“

اے اہل اسلام! اس طرح کے حالات میں بہت

ہی ناامیدی اور بے بسی کا اظہار۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے افضل ترین پیغمبر ﷺ پر ایمان لانے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿أَمْرٌ حَسْبُكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسْتَهْزِئُهُمُ النَّبِیُّاءُ وَ الضَّرَّاءُ وَ زُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرُ اللَّهُ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ﴾ (البقرة: 214)
”پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت کا داخلہ تمہیں مل جائے گا، حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزر چکا ہے؟ اُن پر سختیاں گزریں، مصیبتیں آئیں، ہلا مارے گئے، حتیٰ کہ وقت کا رسول اور اس کے ساتھی اہل ایمان جتنی اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی اُس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ ہاں اللہ کی مدد قریب ہے۔“

نبی کریم ﷺ کے صحابہ جب ستم کی چکی میں پس رہے تھے، آپ ﷺ سے کہنے لگے کہ اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! ہمارے لیے مدد مانگیے! ہمارے لیے دعا کیجئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم سے پہلی امتوں میں تو ایسا بھی ہوتا تھا کہ گڑھا کھود کر آدمی کو اس کے اندر دبا دیا جاتا، پھر اس کے سر پر آری چلا کر اسے دولخت کر دیا جاتا لیکن یہ آزمائش مجدد اے اس کے دین سے نہ روک سکتی۔ اور کبھی لوہے کی کنگھی سے آدمی کا جسم اور گوشت چیر دیا جاتا لیکن وہ پھر بھی اپنے دین سے باز نہ آتا۔“ (بخاری)

اے اہل اسلام! بے بسی کے دور میں ناامیدی اور قنوطیت کی کوئی گنجائش نہیں اور لاچاری کے دنوں میں حوصلہ ہار بیٹھنا ہرگز درست نہیں۔ یہ تو اسلام کی کامرانی

حمد و ثناء کے بعد:

لوگو! میں تمہیں اور خود کو اللہ کے ڈر کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر رحمتیں فرمائے۔ اس سے ڈرتے رہو جہاں جی چاہے، چلے جاؤ، بالآخر پروردگار ہی کی طرف پلٹتا ہے اور جو جی چاہے عمل کر لو، تمہارے اعمال کا بھی ریکارڈ تیار کیا جا رہا ہے۔ آج کا کیا ہوا عمل خواہ ایک ذرے کے برابر ہی کیوں نہ ہو، قبول ہوگا اور کل کا عمل خواہ پوری کھکشاں کو سونے سے بھر دے، ہرگز قبول نہ ہوگا۔

جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کر لے گا، کامیاب ہوگا جو نتائج کا خیال رکھے گا، نجات پائے گا، جو ذرے کا، سلامت رہے گا اور جو دور اندیشی اپنائے گا، کامران ٹھہرے گا۔

اے بندہ پروردگار! اگر تو کبھی پھسل جائے تو پلٹ آیا کر اور جب کسی عمل پر پشیمان ہو جائے تو اسے یکسر چھوڑ دیا کر۔ ارشاد باری تعالیٰ:

﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا إِنَّهُمْ أَصْحَابُ نُسُوءٍ وَ نُسُوءُهُ وَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ (المجادلة: 6)

”اُس دن کو یاد کرو جب اللہ ان سب کو پھر سے زندہ کر کے اٹھائے گا اور انہیں بتا دے گا کہ وہ کیا کچھ کر کے آئے ہیں وہ بھول گئے ہیں مگر اللہ نے ان سب کا کیا دھرا گن گن کر محفوظ کر رکھا ہے اور اللہ ایک ایک چیز پر شاہد ہے۔“

اے اہل اسلام! امت اسلامیہ کے بہت سارے خطوں میں فتنوں اور آزمائشوں کا جو طوفان برپا ہے، وہ کسی سے مخفی نہیں ہے خون ریزی جاری ہے، لوگوں کو بے گھر کیا جا رہا ہے اور دشمن ان پر ہر جانب سے ٹوٹے پڑتے ہیں۔

بات کا مقصد نہ تو الزام بازی اور تشکیک ہے اور نہ

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۖ وَبَشِيرٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾

”اور وہ دوسری چیز جو تم چاہتے ہو وہ بھی تمہیں دے گا، اللہ کی طرف سے نصرت اور قریب ہی میں حاصل ہو جانے والی فتح۔ اے نبی! اہل ایمان کو اس کی بشارت دے دو۔“

جبکہ اللہ کا طے شدہ ضابطہ ہے کہ مدد کی یہ صورت تمام اہل ایمان کو نہیں ملتی، نہ ہی تمام مقامات اور اوقات کے لیے یہ مدد لازمی ہے۔

احباب گرامی! اہل ایمان اور پیغمبروں کا نجات پانا جانا اور جھٹلانے والوں کا ہلاک ہو جانا بھی مدد اور کامیابی کی ایک صورت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی مدد فرمائی جو ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو تبلیغ کرتے رہے تھے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أَمِنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ﴾ (ہود: 40)

”اور تھوڑے ہی لوگ تھے جو نوح علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے تھے۔“

﴿فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ﴾ (القصص: 10)

”آخر کار اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں مغلوب ہو چکا، اب تو ان سے انتقام لے۔“

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول کی اور فرمایا:

﴿فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَبٍ ۖ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۖ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ الْأَوَاجِ وَدُسِّرَ ۖ وَجِئْنَا بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ﴾ (القصص)

”تب ہم نے موسلا دھار بارش سے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور زمین کو پھاڑ کر چشموں میں تبدیل کر دیا۔ یہ سارا پانی اس کام کو پورا کرنے کے لیے مل گیا جو مقدر ہو چکا تھا۔ نوح علیہ السلام کو ہم نے ایک تختوں اور کیلوں والی پر سوار کر دیا جو ہماری نگرانی میں چل رہی تھی یہ تھا بدلہ اُس شخص کی

مَنْ الْقَوْمَ فَخُجْ مِثْلَهُ ۚ وَ تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَ لِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ يَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۚ وَ اللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۚ وَ لِيُمَخِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ يَتَّخِذَ الْكَافِرِينَ ۚ﴾ (آل عمران: 139-141)

”دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔ اس وقت اگر تمہیں چوٹ لگی ہے تو اس سے پہلے ایسی ہی چوٹ تمہارے مخالف فریق کو بھی لگ چکی ہے یہ تو زمانہ کہ شیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں تم پر یہ وقت اس لیے لایا گیا کہ اللہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میں سچے مومن کون ہیں، اور ان لوگوں کو چھان لینا چاہتا تھا جو واقعی (راستی کے) گواہ ہوں کیونکہ ظالم لوگ اللہ کو پسند نہیں ہیں۔ وہ اس آزمائش کے ذریعہ سے مومنوں کو الگ چھانٹ کر کافروں کی سرکوبی کر دینا چاہتا تھا۔“

اے بندگان الہی! جب معاملہ یوں ہے تو پھر جان لینا چاہیے کہ مدد کا کوئی ایک ہی مظہر یا ایک ہی صورت نہیں ہے جیسا کہ اللہ کی کتاب اور پیغمبر ﷺ کی سنت سے ہمیں پتا چلتا ہے۔

اے بندگان الہی! جب معاملہ یوں ہے تو پھر جان لینا چاہیے کہ مدد کا کوئی ایک ہی مظہر یا ایک ہی صورت نہیں ہے جیسا کہ اللہ کی کتاب اور پیغمبر ﷺ کی سنت سے ہمیں پتا چلتا ہے۔

اسی غرض سے یہاں مدد اور کامیابی کی کچھ صورتیں ذکر کی جا رہی ہیں تاکہ مسلمان اپنی ذمہ داری نبھائے، اپنے دین کی خدمت کرے، اپنی امت کی پاسبانی کرے اور پورے یقین اور اطمینان کے ساتھ راہِ راست پر گامزن رہے۔

کامیابی اور مدد کی پہلی صورت تو وہی ہے جو لوگوں کے ہاں مشہور ہے۔ بلکہ بالعموم صرف اسی کو کامیابی سمجھا جاتا ہے کہ دشمن مغلوب ہوں اور اہل حق غالب آجائیں۔ کامیابی کی یہی وہ صورت ہے جس کے لوگ منتظر رہتے ہیں، جس کی رغبت رکھتے ہیں اور جسے اپنی کاوشوں کی کامیابی اور اپنی آزمائش کی کسوٹی سمجھتے ہیں۔

یہی وہ مدد ہے جو لوگوں کے ہاں مرغوب ہے۔

یہی بہتر ہے کہ کتاب اللہ کی ان آیات پر تدبر کیا جائے جو نصرت سے متعلق ہیں اور دین کے ان حقائق پر نگاہ دوڑائی جائے جو کامیابی سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ ان حقائق کا نگاہوں سے اوجھل رہ جانا بیشتر اوقات جلد بازی بلکہ ہست کا پیش خیمہ بنتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر ناامیدی، مایوسی اور بے بسی پھیلا دیتا ہے۔

سب سے پہلے تو ضروری ہے کہ داعیان و مصلحین کی کامیابی اور دین الہی کے ظہور و اشاعت میں فرق کیا جائے بلکہ پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ کہنا چاہیے کہ امت کی کمزوری اور بے بسی کا دین کے غلبے اور کامیابی سے کوئی ربط نہیں۔

کیونکہ مدد اللہ کی جانب سے ملتی ہے، کثرت یا قوت سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت سے نواز دیتا ہے اور اسے اپنے دین اور فرمانبرداری کے کام کے لیے قبول کر لیتا ہے۔

﴿يَمْشُونَ طَلِيكَ أَنْ أَسْأَلُوا قُلَّ لَا تَسْأَلُوا عَلَىٰ إِسْلَامِكُمْ ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَيْكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ (الحجرات: 17)

”بلکہ اللہ تم پر اپنا احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی اگر تم واقعی اپنے دعوئے ایمان میں سچے ہو۔“

﴿وَ إِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۖ ثُمَّ لَا يَذْكُرْكُمْ ۖ أَمْ أَفَأَلْكُمْ﴾ (محمد: 38)

”اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔“

﴿وَ كَوْفِيَاءَ اللَّهُ لَا تَنْصَرُ مِنْهُمْ وَ لَكِنْ لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ﴾ (محمد: 4)

”یہ ہے تمہارے کرنے کا کام اللہ چاہتا تو خود ہی اُن سے منہ لیتا، مگر (یہ طریقہ اُس نے اس لیے اختیار کیا ہے) تاکہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے آزمائے۔“

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام حکیم میں مومنوں کی سرپرستی کو ایمان سے جوڑتے ہوئے اور ان کی آزمائش کی حکمت واضح کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ لَا تَعْصُوا وَ لَا تَحْزَنُوا وَ أَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ﴾ (انعام: 11)

خاطر جس کی تقدیر کی گئی تھی۔

یوں اللہ تعالیٰ نے جھٹلانے والوں کو غرق کر دیا اور حضرت نوح علیہ السلام کے پیروکاروں ہی کو باقی رکھا۔
مدد کی یہی صورت ہے جو اللہ کے انبیاء صوح، صالح، لوط اور شعیب علیہم السلام کو عطا کی گئی۔

﴿كَفَلَّا أَخَذْنَا بِذُنُوبِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ (العنكبوت)

”آخر کار ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ میں پکڑا، پھر ان میں سے کسی پر ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی، اور کسی کو ایک

زبردست دھماکے نے آلیا، اور کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا، اور کسی کو غرق کر دیا اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا، مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔“

اسی طرح اے بندگانِ اللہ! انبیاء کرام اور داعیان و مصلحین کی وفات کے بعد ان کے دشمنوں کا انتقام کے شکنجے میں آ جانا بھی مدد ہی کی ایک شکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ (غافر)
”یقین جانو کہ ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد اس دنیا کی زندگی میں بھی لازماً کرتے ہیں، اور اس روز بھی کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے۔“

امام طبری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:
”یعنی یا تو ہم اہل ایمان کو جھٹلانے والوں پر غلبہ عطا کرتے ہیں یا پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے بعد جھٹلانے والوں سے انتقام لیتے ہیں جیسے ہم نے یحییٰ علیہ السلام کے قاتلوں کے ساتھ کیا کہ ہم نے ان پر بخت نصر کو مسلط کر کے ان سے یحییٰ کے قتل کا بدلہ لے لیا، اسی طرح چھوٹے بچے اور اصحابِ اخذود

والے قصے میں ہوا۔“

اسی طرح دلیل و برہان اور حجت بھی مدد ہی کی ایک صورت ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِجِئَانَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٢﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ﴿١٧٣﴾﴾

(الصافات: 171-172)

”اپنے بھیجے ہوئے بندوں سے ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی۔“

امام طبری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:
”یعنی ان کو دلائل کے غلبے کی مدد ملتی ہے۔“

اس کی مزید وضاحت اللہ کے اس فرمان میں ہے

کامیابی کی ایک عجیب و غریب صورت مصائب و مشکلات کا سہنا اور ہجرت کرنا بھی ہے، کتنے ہی انبیاء اور مصلحین ہیں جنہیں قتل کر دیا گیا، کتنوں کو در بدر کیا گیا، کتنے ہجرت پر مجبور ہوئے۔

جو اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَى قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّنْ نَّشَاءٍ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ﴾ (الأنعام: 83)

”یہ بھی ہماری وہ حجت جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی قوم کے مقابلہ میں عطا کی، ہم جسے چاہتے ہیں بلند مرتبے عطا کرتے ہیں حق یہ ہے کہ تمہارا رب نہایت دانا اور علیم ہے۔“

بلند مرتبے مدد ہی کی ایک صورت ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَبِمَتَ الَّذِي كَفَرَ﴾ (البقرة: 258)
”یہ سن کر وہ منکر حق ششدر رہ گیا۔“

ششدر رہ جانا بھی شکست ہے یوں کافر شکست کھا گیا اور اللہ کا پیغمبر دلیل کے ذریعے کامیاب ہو گیا۔

کامیابی کی ایک عجیب و غریب صورت مصائب و مشکلات کا سہنا اور ہجرت کرنا بھی ہے، کتنے ہی انبیاء اور مصلحین ہیں جنہیں قتل کر دیا گیا، کتنوں کو در بدر کیا گیا، کتنے ہجرت پر مجبور ہوئے۔ ان میں سے کتنے ہی ایسے تھے جن کی بات پر ایک بھی آدمی نے لبیک نہ کہا اور بعض ایسے تھے کہ جن کی بات مانی بھی تو شخص ایک یا دو آدمیوں نے

﴿قُلْ هَلْ تَرَوْنَ بَنِي إِدْرِيسَ الْحُصَيْنَيْنِ ۖ وَ نَحْنُ نَكْرِهْهُمْ بِكُلِّ مَنٍّ يُصِيبُكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهِ أَوْ يَأْتِيَنَّكُمْ﴾ (التوبة: 52)

”ان سے کہو، تم ہمارے معاملہ میں جس چیز کے منتظر ہو وہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی ہے اور ہم تمہارے معاملہ میں جس چیز کے منتظر ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ خود تم کو سزا دیتا ہے یا تمہارے ہاتھوں دلوں آتا ہے۔“

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُم مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ لَنُفِيَنَّ بَعْضَكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۖ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَلَقَدْ لَاحِقُوا لَآخِلَهُمْ جَنَّتٌ تَجْوِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ لَقَدْ جِئْتُمُونَنَا بِهَذَا ۖ وَ اللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾ (آل عمران: 195)

”جواب میں ان کے رب نے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں خواہ مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو لہذا جن لوگوں نے میری خاطر اپنے وطن چھوڑے اور جو میری راہ میں اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور میرے لیے لڑے اور مارے گئے ان کے سب قصور میں معاف کر دوں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ ان کی جزا ہے اللہ کے ہاں اور بہترین جزا اللہ ہی کے پاس ہے۔“

اور فرمایا:

﴿وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرْعَبًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَ رُسُلِهِ فَقَدْ أَوْجَاهُ عَلَى اللَّهِ﴾ (النساء: 100)

”جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں پناہ لینے کے لیے بہت جگہ اور ہزار اوقات کے لیے بڑی محنتیں پائے گا، اور جو اپنے گھر سے اللہ

اور رسول کی طرف ہجرت کے لیے نکلے، پھر راستہ ہی میں اسے موت آ جائے اس کا اجر اللہ کے لئے واجب ہو گیا۔

کیونکہ ہجرت اور مصائب و مشکلات سے یا تو شہادت نصیب ہوتی ہے یا دین کو غلبہ ملتا ہے۔ چنانچہ ہجرت، قید و بند، مشکلات اور اسی طرح آزمائش کی دیگر تمام صورتیں بھی مدد کی ایک شکل ہیں جن سے اللہ کا ذکر بلند ہوتا ہے، حق کے پیروکار بڑھتے ہیں اور دشمنوں کی سازشوں کا دروازہ بند ہوتا ہے۔

﴿وَلَكِنَّ الْإِنْسَافِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (المنافقون)
”مگر یہ منافق جاننے نہیں ہیں۔“

اسی طرح دشمن کے سینے میں حسد اور غم و غیظ کا جو الاؤ دیک رہا ہوتا ہے، اس سے بھی صرف نظر روا نہیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا خَلَوْا عَطَوْا عَلَيْكُمْ الْإِنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ﴾ (آل عمران: 119)

”مگر جب جدا ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف ان کے غیظ و غضب کا یہ حال ہوتا ہے کہ اپنی انگلیاں چبانے لگتے ہیں۔“ اور فرمایا:

﴿وَرَزَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا﴾ (الأحزاب: 25)

”اللہ نے کفار کا منہ پھیر دیا، وہ کوئی فائدہ حاصل کئے بغیر اپنے دل کی جلن لیے یونہی پلٹ گئے۔“ اسی طرح ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرْعًا كَثِيرًا وَسَعَةً﴾ (النساء)

”جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں کافروں کا جی جلانے کی بہت ساری جگہ اور ہمسراؤقت کے لیے بڑی گنجائش پائے گا۔“

اس سلسلے میں واضح ترین بات اللہ کا وہ فرمان ہے جو اللہ نے اپنے نبی محمد ﷺ کی ہجرت کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿إِذْ تَخْرُجُ فَيَقُولُ لَكَ اللَّهُ إِنِّي أَنَا اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَلَاثِينَ إِذْ هَمَّ فِي الْعَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَخْزَن إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَاَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

حَكِيمٌ ﴿التوبة: 40﴾

”تم نے اگر نبی ﷺ کی مدد نہ کی تو کچھ پروا نہیں، اللہ اس کی مدد اس وقت کر چکا ہے جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا، جب وہ صرف دو میں کا دوسرا تھا، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنی ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اُس وقت اللہ نے اس پر اپنی طرف سے سکون قلب نازل کیا اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہ آتے تھے اور کافروں کا بول بچا کر دیا اور اللہ کا بول تو اونچا ہی ہے، اللہ زبردست اور دانایا پتا ہے۔“

ابراہیم علیہ السلام نے بھی اسی حقیقت کو واشگاف کیا:

﴿إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (العنکبوت: 26)

کیونکہ ہجرت اور مصائب و مشکلات سے یا تو شہادت نصیب ہوتی ہے یا دین کو غلبہ ملتا ہے۔

”میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں، وہ زبردست ہے اور حکیم ہے۔“

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”میرے دشمن میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟! میری جنت اور میری بہار تو میرے سینے میں ہے، میرا قتل ہو جانا شہادت ہے، میری جلا وطنی سیاحت ہے اور میری قید میرے لیے غلوت مہیا کرتی ہے۔“

یہی وہ کسوٹی ہے جس سے اہل حق بلکہ اہل عقل و بصیرت اس بات کا ادراک کر لیتے ہیں کہ کون کامیاب ہے اور کون شکست خوردہ؟!

اے اہل اسلام! دشمن کے سامنے صبر و استقامت اپنانا اور اس پر ثواب کی امید رکھنا بھی مدد اور نصرت کی ایک شکل ہے۔ اس سے بڑی مدد اور کامیابی کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو خواہشوں پر قابو پانے کی توفیق دے اور وہ تمام مشکلات کو برضا و رغبت اور دلیری کے ساتھ برداشت کر لے۔

یہ انسان کے باطن کی وہ کامیابی ہے جس کے بعد ظاہر کی کامیابی ظہور میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے

پیغمبر محمد ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَوْ لَا أَن تَجِبْتَنَّاكَ لَقَدْ كُنْتَ تَرْكُنَ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا﴾ (الاسراء: 74)

”اور بعید نہ تھا کہ اگر ہم تمہیں مضبوط نہ رکھتے تو تم ان کی طرف کچھ نہ کچھ جھک جاتے۔“

قریش نے حضور ﷺ کو بادشاہی، دولت اور سرداری کی جو پیشکشیں کی تھیں، آپ ﷺ نے ان کے سامنے کس قدر استقامت کا مظاہرہ فرمایا۔

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی وفات کے دن، فتنہ ارتداد کے سامنے اور مانعین زکوٰۃ کے ساتھ لڑائی کے معاملے جس استقامت کا مظاہرہ کیا، اور امام احمد رحمہ اللہ نے آزمائش و ابتلاء کے موقع پر جو ثابت قدمی دکھائی اور پھر ان واقعات کے بعد جو کامیابی اور عزت نصیب ہوئی، وہ سب گہرے غور و فکر کی متقاضی ہے۔

اے پیروان اسلام! اگر کوئی غور کرنے والا کامیابی اور مدد کی ان تمام اقسام پر غور کرے گا تو اسے اللہ کے فضل کی وسعت اور اس کی حکمت کا اندازہ ہو گا۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ بندوں کو مدد کی یہ تمام صورتیں عطا کر دی جاتی ہیں جیسے ہمارے نبی محمد ﷺ کو عطا کی گئیں چنانچہ آپ کا لایا ہوا دین مکمل اور غالب ہوا۔ جھٹلانے والے ہلاک ہوئے، آپ ﷺ کو ہجرت کرنا پڑی، آپ ﷺ کو حجت اور برہان کا غلبہ بھی عطا کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے دشمنوں سے بھی محفوظ رکھا۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کو بھی مدد کی یہ تمام صورتیں عطا کی گئیں۔ جبکہ ابراہیم علیہ السلام کو مدد کی مذکورہ اقسام میں سے ہجرت اور حجت کی مدد عطا کی گئی اور نوح علیہ السلام ہود، صالح، شعیب اور لوط علیہم السلام کو صبر و ثبات سے نوازا گیا اور دشمنوں کو ہلاک کیا گیا جبکہ ان کو اور ان کے ساتھیوں کو نجات دی گئی جبکہ ان کے ساتھ ایمان لانے والے بہت تھوڑے تھے۔

اے اہل اسلام! مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا اطمینان حاصل کرے کہ وہ سیدھے راستے اور پیغمبر ﷺ کے نقش قدم پر چل رہا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

”نجات پانے والی جماعت وہی ہوگی جو اس منہج پر گامزن ہوگی جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔“

یاد نہیں کیا گیا۔ کیونکہ انقلاب مارچ کے دوران جو کردار آپ پیش کرتے رہے ہیں وہ کسی شیخ الاسلام تو کجا چھوٹے سے چھوٹے عالم دین سے بھی متوقع نہیں تھا۔

قادری صاحب! آپ نے اتنا بڑا لقب چرا کر اپنے نام کے ساتھ اس کا الحاق فرمایا ہے کیا یہ دھاندلی نہیں؟ اگر دھاندلی ہے اور یقیناً ہے تو اول فرصت میں شیخ الاسلام کے خود ساختہ لقب کو ختم کرنے کا اعلان کریں۔ حکومت پر انتخابات میں دھاندلی کا الزام لگا کر اس کے خاتمے کا مطالبہ کر رہے ہیں اپنی دھاندلی نظر کیوں نہیں آ رہی؟

۲۔ عورتوں اور بچوں کو ڈھال بنانا:

جناب قادری صاحب! کیا آپ تاریخ اسلام میں کوئی ایک مثال ایسی دے سکتے ہیں کہ عورتوں اور بچوں کو ڈھال بنا کر کسی نے انقلاب برپا کیا ہو؟ کیا نبی اکرم ﷺ نے کسی جنگ میں ایسا کیا؟ یا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے کسی نے کبھی ایسا کیا؟ شاید آپ یہ سمجھتے ہوں جیسا کہ آپ بار بار یہ دعویٰ بھی کرتے رہے ہیں کہ ہمارا قافلہ حسینی ہے، مگر آپ کا یہ دعویٰ کئی اعتبار سے غلط ہے۔

① سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اہل کوٹہ کی دعوت پر روانہ ہوئے تھے۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں ان کے اہل خانہ ان کے ہمراہ تھے۔

② سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بیوی بچے ان کے ہمراہ تھے مگر آپ کے بیوی بچے اپنے اپنے ”محلات“ میں پیش کر رہے ہیں اور قوم کی بچیوں کو آپ نے

پیری مریدی کے چکر میں یرغمال بنا کر رکھا ہوا ہے۔ آپ کی کوئی بیٹی، بیوی یا بچہ اس انقلاب مارچ میں نظر نہیں آئی؟ یہ کیسے قافلہ حسینی ہو سکتا ہے؟

③ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے لشکر کوفہ سے مذاکرات کرتے ہوئے تین چیزیں پیش کی تھیں: میں واپس چلا جاتا ہوں یا کسی سرحد پر جا کر مجاہدین کے ساتھ شامل ہو جاتا ہوں یا مجھے یزید کے پاس جانے دیں میں اس سے مذاکرات کر لیتا ہوں۔

④ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے قافلے میں کوئی عورت، بچہ، محرم کے نہ تھے، مگر آپ کے مارچ میں کوئی محرم کے ساتھ نہیں جو وہاں بیٹھی ہیں۔

طاہر القادری سے چند سوالات

جناب حافظ مقصود احمد

محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور ان جیسی دیگر شخصیات کو بھی شیخ الاسلام کے لقب سے یاد نہیں کیا گیا۔ لیکن آپ نے خود ہی اپنے لیے یہ لقب اختیار کر لیا۔ علیٰ ادنیٰ صحافتی، سماجی، سیاسی اور تجارتی حلقوں میں سے کسی نے بھی آپ کو یہ لقب نہیں دیا، جبکہ اس قسم کے القاب کسی کو اس کی زندگی میں دیئے بھی نہیں جاتے۔ شیخ الاسلام کا لقب اگر کسی کو ملا ہے تو وہ بھی اس کے جانے کے بعد تاریخ نے اسے دیا ہے۔ کیونکہ کسی کے چلے جانے کے بعد اس کی زندگی کے کارناموں کا احاطہ کیا جاتا ہے اور اگر مجموعی طور پر کوئی اس لقب کا مستحق ہو تو مؤرخ کا قلم اسے یہ لقب عطا کرتا ہے۔ مگر آپ نے غفلت سے کام لیتے ہوئے مؤرخ سے قلم چھین کر اپنے آپ کو شیخ الاسلام کا لقب دے لیا، آپ کو قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ یاد نہیں آتی:

ہمارے ملک کے علماء اور سیاستدانوں میں اچھے اور برے دونوں قسم کے افراد موجود ہیں۔ بہت سارے ایسے بھی ہیں جو قصۂ ماضی بن چکے اور تاریخ کے حوالے ہو چکے ہیں۔ دینی جماعتوں کے قائدین میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی سیاسی خدمات کو ملک میں تحسین کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اس وقت طاہر القادری ایک متنازعہ فی شخصیت بن کر منظر عام پر آئے ہیں جس کے لیے انہوں نے (بقول ان کے) تیس برس تیاری کی ہے اور آنا فانا ملک کے نظام کو بدل کر اپنا وضع کردہ نظام مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ وہ بعض لوگوں کے ہاں ایک بڑے سکالر مشہور ہیں لہذا ہم ان سے چند سوالات کرنا چاہیں گے تاکہ ان کی شخصیت، افکار، عزائم، کردار اور مزعومہ انقلاب کا تجزیہ کیا جاسکے۔

۱۔ شیخ الاسلام کا لقب؟

جناب قادری صاحب! آپ کے نام کے ساتھ شیخ الاسلام کا لقب لکھا جاتا ہے یہ کس کا عطا کردہ ہے؟ آج دنیا بھر میں بیٹھار علماء موجود ہیں ان کو چاہنے والے اور ان کے علم سے استفادہ کرنے والے بھی لاکھوں کی تعداد میں ہیں، مگر اس وقت دنیا میں کہیں بھی کسی بڑے سے بڑے عالم و فاضل کو اس کے چاہنے والوں نے شیخ الاسلام کا لقب نہیں دیا، نہ پاکستان میں بڑی بڑی شخصیات میں سے کسی کو دیا گیا۔ مثلاً مولانا ابوالحسنات قادری، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا سید داود غزنوی، مولانا احمد سعید کاظمی، خواجہ قمر الدین سیالوی، صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا محمد یوسف بنوری، حافظ محمد گوندلوی اور دیگر بہت ساری شخصیات جو علم و عمل اور کردار میں بہت آگے تھیں مگر ان میں سے کسی کو شیخ الاسلام کا لقب نہیں دیا گیا۔ حتیٰ کہ برصغیر کی مسلمہ شخصیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ملا جیون، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ

﴿وَيُجِيبُونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسِبْنَهُمْ بِمَقَازِقٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۖ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (آل عمران: 188)

”اور وہ لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے ان کاموں کے ساتھ جو انہوں نے نہیں کیے پس آپ ان کے بارے میں یہ خیال نہ کریں کہ وہ عذاب سے چھوٹ جانے والے ہیں اور ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔“

اس لقب کے غیر محل ہونے کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے انقلاب مارچ کے عرصے میں اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ میں کہیں بھی آپ کو اس لقب سے

اپنے جیسی متقی اور پرہیزگار شخصیتوں کا تعارف کروایا تھا کہ یہ یہ شخصیتیں میرے ساتھ ہیں جن میں ایک شخصیت غلام مصطفیٰ کھر صاحب کی تھی جن کا آپ نے بڑے اہتمام سے تعارف کروایا کہ یہ پنجاب کے سابق گورنر جناب غلام مصطفیٰ کھر صاحب ہیں۔

قادر صاحب! جب تاریخ اسلام میں آپ کے لاکھ مارچ کی کوئی مثال نہیں ملتی تو کیا آپ کوئی انوکھی مثال قائم کرنا چاہتے ہیں؟

جناب قادری صاحب! آپ پاکستان کے جمہوری نظام کی اصلاح کے لیے انقلاب مارچ کر رہے ہیں۔ ہم بھی نظام کی اصلاح چاہتے ہیں۔ مگر پاکستان اسلامی ملک ہے اس کی اصلاح غلام شریعت اور قیام حدود سے ہو سکتی ہے۔ بحیثیت عالم دین آپ کا فرض تھا کہ آپ اپنے انقلاب کا پہلا ایجنڈا غلام اسلام اور اقامت صلوٰۃ کو قرار دیتے اور حدود اللہ کے قیام کا اعلان کرتے اس طرح عوام کی بیک بڑی تعداد کی حمایت آپ کو میسر آ جاتی اور لوگ سمجھتے کہ آپ کسی اچھے کام کے لیے انقلاب مارچ کر رہے ہیں۔ مگر آپ نے اپنے پیش کردہ نکات میں کہیں غلام اسلام کا ذکر نہیں کیا جس سے آپ کی نیت کا صاف پتہ چل رہا ہے کہ آپ مثبت انقلاب نہیں بلکہ منفی انقلاب کے علمبردار ہیں۔

جناب قادری صاحب! نظام کی اصلاح کے لیے آپ نے جن مصلح شخصیتوں کو جن جن کر دست و بازو بنایا کیا وہ واقعتاً اس قابل ہیں کہ ایک مصلح کا کردار ادا کر سکیں؟ ان میں سب سے پہلا نام چوہدری شجاعت حسین کا ہے جس پر ہم آپ کے حسن انتخاب کی داد دیتے ہیں۔ چوہدری شجاعت اور چوہدری پرویز الہی تو ایسی شخصیتیں ہیں جن کے ذریعے آپ ایک ہفتے میں ہی پورے ملک کی اصلاح کر ڈالیں گے اور کرپٹ نظام کو بدل کر عدل و انصاف کا نظام لے آئیں گے۔ ان کے علاوہ ایک بڑا مصلح جو آپ اور عمران خان کے درمیان رابطے کا کردار ادا کرتا ہے وہ شیخ رشید صاحب ہیں۔ ملک کے نظام کی اصلاح کے لیے شیخ رشید کا حسن انتخاب بھی آپ کے صاحب بصیرت ہونے کا ثبوت ہے۔ ان کی شخصیتوں کو پاکستان کے عوام اچھی طرح سے جانتے ہیں ان کے تعارف کی ضرورت ہی نہیں۔

اس کے علاوہ ۲۵ اگست بروز منگل آپ نے گورنر سندھ کی موجودگی میں تقریر کرتے ہوئے چند باکردار اور

سماعت فرمائیں تو ان میں سرفہرست وعدہ خلافی اور جھوٹ نظر آئے گا۔ میڈیا آپ کی تضاد بیانیوں کو بیان کرتے کرتے تھک گیا ہے۔ آپ کی ہر تقریر پہلے سے مختلف اور متضاد ہوتی ہے مثلاً عمران خان کا آزادی مارچ اور آپ کا انقلاب مارچ پہلے الگ الگ تھا عمران خان کا اور آپ کا ایجنڈا اور مطالبات بھی الگ الگ تھے۔ مگر آپ بڑی پلاننگ سے آگے پیچھے چلتے رہے الگ الگ دھرنا دیتے رہے اور قوم کو یہ باور کرواتے

شاید یہ وہی کھر صاحب ہیں کہ ۱۹۷۳ء میں جن کے گورنر ہاؤس کا جاوید ہاشمی صاحب نے گھیراؤ کر کے رات کے وقت قوم کی دو بچیوں کو وہاں سے برآمد کیا تھا؟ علاوہ ازیں ان کے بہت سارے کارنامے تاریخ میں رقم ہیں۔ آپ نے غلام مصطفیٰ کھر جیسی پارسا شخصیت کا انتخاب کر کے ملک و قوم پر بڑا احسان فرمایا ہے۔

ہاں! شاید یہ وہی کھر صاحب ہیں کہ ۱۹۷۳ء میں جن کے گورنر ہاؤس کا جاوید ہاشمی صاحب نے گھیراؤ کر کے رات کے وقت قوم کی دو بچیوں کو وہاں سے برآمد کیا تھا؟ علاوہ ازیں ان کے بہت سارے کارنامے تاریخ میں رقم ہیں۔ آپ نے غلام مصطفیٰ کھر جیسی پارسا شخصیت کا انتخاب کر کے ملک و قوم پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ پھر آپ نے ایک شخصیت کا تعارف کروایا کہ یہ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ جناب آصف احمد علی ہیں۔ واقعتاً یہ بھی بڑی کام کی چیز ہیں جو مسلم لیگ (ق) اور پیپلز پارٹی کی حکومتوں کا حصہ رہے ہیں۔ (بقول آپ کے) کرپٹ نظام کے معاون رہے ہیں۔ ان کو اپنے قریب رکھیے اور کوئی چال بازی سمجھ میں نہ آئے تو ان سے رہنمائی حاصل کر لیجیے۔

ایک بڑی شخصیت کا تعارف کرواتے ہوئے قادری صاحب نے فرمایا کہ یہ دیکھو میرے ساتھ مجلس وحدۃ المسلمین کے قائد کھڑے ہیں۔ قادری صاحب نے آگے مزید تعارف نہیں کروایا کہ یہ مجلس دھرنے دینے اور روڈ بلاک کرنے میں بڑی مہارت رکھتی ہے۔

قادری صاحب! آپ کے انقلاب مارچ میں جس جس شخصیت نے بھی حصہ ڈالا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے اور ان شخصیتوں کو ساتھ ملا کر انقلاب برپا کرنے کا آپ کا فیصلہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ یہ شخصیتیں آپ کے ساتھ مل کر ایسا انقلاب برپا کریں گی کہ قوم سکندر مرزا جزل بیل خان اور پرویز مشرف کے کارناموں کو بھول جائے گی۔

۵۔ بار بار موقف تبدیل کرنا:

جناب قادری صاحب! اگر آپ اپنی تقریریں

رہے کہ آپ الگ الگ ہیں پھر آپ نے اچانک اعلان کر دیا کہ دونوں دھرنا دینے والے فرسٹ کزن ہیں۔ دو بھائیوں کی اولاد ہیں۔ پھر آپ ایک قدم اور آگے بڑھے اور فرمایا کہ میں اور عمران ایک ہیں ہمارا ایجنڈا بھی ایک ہے۔

قادری صاحب! آپ پورے ملک کے نظام کی اصلاح کیسے کر سکیں گے آپ تو اپنی اصلاح نہیں کر پائے بار بار موقف تبدیل کرنا اور وعدہ خلافی کرنا تو منافقت ہے آپ نے میڈیا کے سامنے جسے پوری دنیا میں دیکھا جا رہا تھا ۲۳ اگست کو کفن پہن کر اور لہرا کر کہا کہ میں ۳۸ گھنٹوں کی ڈیڈ لائن دیتا ہوں کہ یہ کفن یا میں پہنوں گا یا نواز شریف کا اقتدار مگر اتنے دن گزرنے کے باوجود نہ آپ نے کفن پہنا نہ اقتدار بنے؟

پھر آپ نے فرمایا: میں چاہتا تھا کہ ۲۳ گھنٹوں کی مہلت دوں لیکن چونکہ کل منگل کا دن ہے اور رسول اکرم ﷺ بدھ کو ہر کام کرتے تھے۔ لہذا میں نے ۲۴ گھنٹے کی بجائے ۲۸ گھنٹے مہلت دی ہے۔

جناب قادری صاحب! آپ نے پوری دنیا کے سامنے رسول اکرم ﷺ کی طرف غلط بات منسوب کر دی آپ نے کھڑے کھڑے اپنی طرف سے حدیث گھڑ لی جبکہ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول رحمت ﷺ غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کو روانہ ہوئے اور جمعرات کو ہی مہم پر روانہ ہونا پسند فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

محمد ثنین کے نزدیک حدیث گھڑنے والا شخص ساقط الاعتبار ہو جاتا ہے ساقط الاعتبار شخص ملک کی اصلاح

کیسے کر سکتا ہے؟ آپ کو تو یہ حدیث بھی یاد نہ رہی:

[مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ]

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔“

۲۶ اگست کی شام کو آپ نے تقریر فرمائی اور دھرنے کے شرکاء سے آپ نے کہا کہ یہاں پر یہ آپ کی آخری رات ہے، لیکن دو ماہ سے آپ ان کو لے کر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ نے وعدہ کے مطابق ۲۷ اگست کو ان بیچاروں کو آزاد کیوں نہ کیا؟ آپ کے نزدیک وعدہ خلافی بھی کوئی جرم ہے یا نہیں؟

انقلاب مارچ کے لیے لاہور سے چلتے وقت سے لے کر آخر تک آپ یہ اعلان کرتے رہے کہ ہمارا مارچ پر امن ہوگا۔ لیکن ۳۰ اگست کو آپ کے انقلابیوں نے ملک کی قابل احترام عمارت پارلیمنٹ کے جنگلے اور گیٹ کو توڑ ڈالا ڈنڈوں سے مسلح ہو کر پولیس پر حملہ کیا جس پر پولیس کو بھی شیلنگ کرنا پڑی۔ قادری صاحب! ڈنڈے ہاتھ میں پکڑ کر اور جنگلے توڑ کر عمارتوں میں گھس جانا پر امن مارچ ہے؟ اگر کوئی شخص اس طریقے سے آپ کے گھر میں داخل ہو تو آپ اس کو پر امن سمجھیں گے؟

یکم ستمبر کو آپ کے انقلابیوں نے پی ٹی وی کی بلڈنگ پر دھاوا بول دیا اور بلڈنگ کو شدید نقصان پہنچایا، قیمتی کیرے چرا کر لے اڑے۔ آپ ان کی بہادری کی داد دیتے رہے اور بعد ازاں FIR کے ڈر سے یہ اعلان کرنے لگے کہ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ قادری صاحب! کیا دنیا آپ کے اعلان براءت کو تسلیم کر لے گی؟ آپ زور خطابت سے لوگوں کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتے۔ عقل و شعور رکھنے والے سمجھ گئے ہیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں، جاوید ہاشمی نے آپ اور عمران خان کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا ہے۔

یہ تو آپ کے تضادات کی چند ایک مثالیں ہیں۔ اگر آپ کی تقریروں کا تجزیہ کیا جائے تو ان میں ایک فیصد بھی صداقت نظر نہیں آئے گی۔ اگر آپ کے قول و فعل میں تضاد نہ ہوتا اور اخلاق و کردار کی بلندی آپ میں نظر آتی، تو شاید آپ انقلاب تو برپا نہ کر سکتے مگر اہل پاکستان

کی طرف سے آپ کو ایک اخلاقی تائید ضرور حاصل ہو جاتی۔ لیکن آپ کے مجموعہ تضادات طرز عمل کو دیکھ کر لوگ کانوں کو ہاتھ لگا رہے ہیں۔ اب آپ کو چاہیے کہ پاکستان کی جان چھوڑ دیں اور کینیڈا کی کونین کے سامنے آپ نے جو حلف و فاداری اٹھایا ہے اس حلف کی پاسداری کے لیے کینیڈا کو ہی اپنا مستقر بنالیں۔ انقلاب مارچ کے ڈرامے کے ڈراپ سین کے بعد پاکستان میں آپ کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ (ان شاء اللہ)



اسلام میں پردہ اور شرم

ہمیں پہچانتے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”کیا تم دونوں بھی اندھی ہو انہیں نہیں دیکھتی ہو۔“

(سنن ابی داؤد، جلد ۱، حدیث ۷۲۰)

اس حدیث سے ثابت ہے کہ خواتین کو بھی مردوں سے پردہ کرنا چاہئے اور نگاہ نہیں ڈالنی چاہئے، چاہے وہ مرد بصارت سے محروم ہی کیوں نہ ہو۔

اسلام میں کسی کے گھر بلا اجازت نگاہ ڈالنے کی اجازت نہیں۔ اس سلسلہ میں حدیث شریف میں بیان ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ

”جس نے اجازت ملنے سے پہلے پردہ اٹھا کر کسی کے گھر میں نظر ڈالی گویا کہ اس نے گھر کی چھپی ہوئی چیز دیکھ لی اور اس نے ایسا کام کیا جو اس کے لئے حلال نہیں تھا، پھر اگر اندر جھانکتے وقت کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر کچھ نہ کہتا (یعنی بدلہ نہ دلاتا) اور اگر کوئی شخص کسی ایسے دروازے کے سامنے سے گزرا جس پر پردہ نہیں تھا اور وہ بند بھی نہیں تھا پھر اس کی گھر والوں پر نظر پڑ گئی تو اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں بلکہ گھر والوں کی غلطی ہے۔“ (جامع الترمذی، جلد ۲، حدیث ۶۱۸)

رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

”نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر ملا تیر ہے جو شخص اس کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے ترک کرتا ہے اُسے ایمان کی دولت سے نوازا جائے گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔“

قارئین کرام! آیت کریمہ میں آنکھوں کو ہر وقت

اور بلا وجہ بند رکھنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اس کی طرف آنکھ بھر کر دیکھنے سے روکا گیا ہے، نبی کریم ﷺ نے بڑی سختی سے نامحرم عورت کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں ان ارشادات نبوی ﷺ پر غور کرنا چاہیے جن میں آپ ﷺ اپنی امت سے مخاطب ہیں کہ ”اگر تم میرے ساتھ یہ وعدہ کرو کہ جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے، جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے، ہر حال میں اپنے وعدے کی پاسداری کرے، اپنی نگاہوں کو نیچا رکھے، اپنے ہاتھوں کو روکے رکھے اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرے تو میں تمہارے لئے بہشت کا ضامن ہوں۔“

سیدنا جریر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر اچانک کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے تو اس کا کیا حکم ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اپنی نظر کو پھیر لو، اچانک اگر کسی نامحرم عورت پر نظر پڑ جائے تو وہ معاف ہے لیکن اگر دوبارہ جان بوجھ کر اس کی طرف دیکھے گا تو گنہگار ہوگا۔“

ستر پوشی یعنی پردہ دین اسلام میں نہایت ضروری ہے۔ مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک، اتنی جگہ کو چھانے ہونے دینا چاہیے اور اگر کوئی برہنہ ہو تو اس کی طرف دیکھنا نہیں چاہیے، تنہائی میں بھی بے پردہ ہونے کی اجازت نہیں، اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔ اسی طرح نامحرم عورت کا سارا بدن ستر ہے، نقابا نفسی کے اس دور میں جبکہ لوگوں کی آنکھوں میں حیا نہیں رہی، ہر طرف آوارگی اور بیہودگی کا دور دورہ ہے۔ ٹی وی، کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ پر غیر مذہب بیود و نصاریٰ کی ثقافت نے ملت اسلامیہ پر عارضی طور پر غلبہ پالیا ہے، مسلم اُمہ کے ہر شخص کا فرض منصبی ہے کہ جس کی نگاہوں میں شرم و حیا اور عصمت کی کوئی قدر و منزلت ہے کہ وہ اپنی حیا بھری نگاہوں کو بے پردہ باہر نکلنے سے روکیں اور انہیں نامحرموں کے سامنے بے تکلفی سے آنے کی اجازت نہ دیں، ورنہ جیسے ہی آپ اسلام کی مقرر کردہ حدود سے باہر نکلیں گے تو دولت، بدنامی، رسوائی اور مشکلات و مسائل آپ کے ہم رکاب ہو جائیں گے۔

منہج سلف کے پاسبان شیخ عبدالحمید رحمانی

ترجمہ: جناب شیرخان جمیل احمد عمری (نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ)

کوئی بڑا تعلیمی ادارہ نہیں تھا۔ مولانا ابوالکلام آزاد اوکھلا سینٹر نے اس کی کو کافی حد تک پورا کر دیا ہے۔ آج اوکھلا کے اس کمپلیکس میں کئی ادارے چل رہے ہیں جن میں جامعہ اسلامیہ سائبل، مہدی عثمان بن عفان، عائشہ صدیقہ کالج، خدیجہ الکبریٰ گرلز پبلک سکول، خدیجہ نیشنل ہسپتال

سلفیان عالم کے لیے یہ خبر نہایت غم ناک تھی کہ شیخ عبدالحمید بن عبدالجبار رحمانی ۱۲ شوال ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۲۰۱۳ء کو صبح کے وقت اپنے حقیقی رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ انا لہذا دانا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں آپ نے پانچ بیٹے ایک بیٹی اور اہلیہ کو چھوڑا۔ مولانا مرحوم مشرقی اتر پردیش کے ضلع سدھارتھ نگر کے ایک گاؤں ”تندوا“ میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ ضلع ہستی اور سونو وغیرہ کے مختلف مدارس میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۲ء میں جامعہ رحمانیہ بنارس سے فضیلت پھر ۱۹۷۰ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سعودی عرب کے کلیۃ الدعوة و اصول الدین سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ حصول تعلیم کے بعد جامعہ رحمانیہ میں چار سال پھر جامعہ سلفیہ بنارس میں دو سال درس و تدریس کا فریضہ انجام دیا۔ ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۴ء تک مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے فعال ناظم اعلیٰ رہے نہ جانے کیا بات ہوئی کہ جب مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے الگ ہوئے تو پھر دوبارہ تنظیم میں شامل نہیں ہوئے۔ پھر ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۹۸۰ء میں مولانا نے بھارت کے دارالسلطنت دہلی کے مشہور علاقہ اوکھلا میں ”ابوالکلام آزاد اسلامک اوکیٹنگ لیسٹرنی دہلی“ کی بنیاد رکھی جو ما شاء اللہ آج علمی تحقیقی دعوتی نیز رفاہی کاموں کا ایک شایان شان عظیم سینٹر بن چکا ہے۔ نہ صرف بھارت بلکہ عالم اسلام میں بھی اس ادارے نے اپنی ایک پہچان قائم کر لی ہے۔ دہلی، انڈیا کا دل ہے۔ دارالسلطنت ہے، حکومتی اور غیر حکومتی بڑے بڑے ادارے یہاں قائم ہیں۔ ان اداروں کے درمیان اس ادارے کو قائم کرنا بڑے جگر مگروں کا کام ہے۔ بڑے درخت کے نیچے چھوٹے درخت کا پروان چڑھنا عموماً مشکل ہوتا ہے۔ یہاں صاحب محدث دہلوی کے مدرسہ نذیریہ پھاٹک جیش خان اور مدرسہ رحمانیہ دہلی کے ختم ہونے کے بعد سے دہلی میں اہل حدیث کا موجودہ دور کے معیار پر پورا اترنے والا

حدیث تو آپ کو از بر تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا کا حافظ عطا فرمایا تھا۔ تقاریر کے بعد سوال و جواب کی نشست بڑی دلچسپ ہوا کرتی تھی۔ سوال کا بڑا مدلل جواب دیتے اور اعتراضات کا بڑا مسکت جواب دیتے تھے۔ ایک موقع پر آپ سے سوال کیا گیا کہ ”کیا ہندوستان میں اسلام صوفیوں کی بدولت پھیلا؟“ تو آپ نے جواب دیا کہ ان کے پاس صحیح دین ہوتا تب وہ پھیلاتے، صوفیاء کے پاس صحیح اسلام نہیں تھا۔ الا ماشاء اللہ۔ تاریخ کا مطالعہ کر لیجئے وحدۃ الوجود کا عقیدہ ودیگر عقائد اور ہندو دھرم کے عقائد میں کس قدر قربت پائی جاتی ہے۔ بڑی مثالیں اور دلائل کے ساتھ اپنے دعویٰ کو ثابت کرتے۔ نہایت نڈر اور بے

آپ کا مطالعہ بڑا وسیع تھا، ہر موضوع پر جم کر اور کھل کر بولتے تھے۔ دنیا بھر میں پائے جانے والے افکار و نظریات سے آپ پوری طرح واقف تھے

آپ نے تعلیمی اور دعوتی دورہ کیا۔

شیخ رحمانی سے تین یادگار ملاقاتیں:

مجھے براہ راست شیخ رحمانی سے کئی مرتبہ ملاقات کا شرف حاصل رہا۔ اس موقع پر تین یادگار ملاقاتوں کا تذکرہ افادہ سے خالی نہ ہوگا۔

مادر علمی جامعہ دارالسلام عمر آباد میں بطور مفتش آپ کی تشریف آوری

راقم الحروف مادر علمی جامعہ دارالسلام عمر آباد میں زیر تعلیم تھا ۸۷-۱۹۸۶ء کا واقعہ ہے ایک دن بعد نماز فجر منہ اندھیرے ہوٹل میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عربی شیخ کے ساتھ شیروانی پہنے ہوئے ایک بزرگ ہوٹل میں جائزہ لے رہے ہیں۔ اتنا سویرے کون ہو سکتے ہیں؟ حیرانگی ہو رہی تھی پیچھے سے پہچان میں نہیں آرہے تھے۔ ان مشائخ کے ساتھ انتظامیہ یا اساتذہ بلکہ طلبہ میں سے بھی کوئی نہ تھا۔ اتنے میں میرے کلاس فیلو مولانا ریاض احمد گوٹروی عمری کو دیکھا کہ رحمانی صاحب! رحمانی صاحب! کہتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ میں بھی آگے بڑھا۔ دیکھا واقعتاً شیخ عبدالحمید رحمانی صاحب تھے اور

دریا گنج وغیرہ شامل ہیں۔ انہی عمارتوں کے درمیان وسیع و عریض تین منزلہ عالیشان مسجد عمر بن الخطاب اس کمپلیکس کی شان ہے۔ جامعہ ہی کے کمپلیکس میں ایک عظیم الشان لائبریری بھی قائم ہے جس کے اندر مختلف موضوعات پر لگ بھگ ڈھائی لاکھ کتب موجود ہیں۔ اسی طرح ملک کے مختلف علاقوں میں بھی آپ نے کئی دینی اداروں کے ساتھ ساتھ مساجد بھی تعمیر کروائی ہیں۔ اس ادارہ کی جانب سے اب تک کئی اہم کتب بھی شائع ہو چکی ہیں۔ اس ادارہ کا ماہنامہ ”التوعیۃ“ دہلی کافی عرصہ تک علمی تحقیقی اور فنی تحریروں سے عوام و خواص کو فیض پہنچاتا رہا۔ اب التوعیۃ کی جگہ ”التبلیان“ نے لے لی ہے۔ مولانا مرحوم کی تحریریں تو معرکہ آراء ہوتی ہی تھیں لیکن فن خطابت میں آپ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کی شعلہ بیانی، گھن گرج اور دلولہ انگیزی کا کیا کہنا۔

أنا صخرة الوادی إذا ما زوحت

وإذا نطقت فأنسی الجوزاء

آپ کا مطالعہ بڑا وسیع تھا۔ ہر موضوع پر جم کر اور کھل کر بولتے تھے۔ دنیا بھر میں پائے جانے والے افکار و نظریات سے آپ پوری طرح واقف تھے۔ تاریخ اہل

آپ کے ساتھ مدیر کتب الدعوة سعودی عرب برائے ہند غالباً شیخ عبدالعزیز عتیق تھے۔

پھر ایک ایک کر کے طلبہ جمع ہوتے گئے اور ان مشائخ سے ملاقات کی۔ میں نے محسوس کیا کہ شیخ رحمائی صاحب طلباء سے خلاف معمول بڑے دھیمے انداز سے مل رہے تھے اور ہوٹل کا دورہ بھی کر رہے تھے۔ اتنے میں ناشتہ کا وقت ہوا، ہم نے ان مشائخ کو ناشتے کی دعوت دی۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر جب ہمارا محبت بھرا اصرار دیکھا تو بڑے ہی کرک انداز میں فرمایا کہ جاؤ اپنا ناشتہ کر لو دوام کا وقت ہو رہا ہے۔ اللہ جانے انہوں نے کب اور کہاں ناشتہ کیا ہوگا۔

کچھ وقت بعد ہمارے درس کی غالباً دوسری گھنٹی تھی۔ استاذ الاساتذہ شیخ الشفیر مولانا حافظ عبدالکبیر صاحب عمری مدظلہ العالی تفسیر جلالین پڑھا رہے تھے کہ اچانک یہ دونوں مشائخ کلاس میں داخل ہوئے۔ درس جاری رکھنے کا کہا۔ تھوڑی دیر درس سننے کے بعد دونوں مشائخ نے طلبہ سے مختلف سوالات کیے۔ میرے بغل میں بیٹھے ساتھی مولانا سید اعجاز حسین عمری حیدر آبادی سے بھی ایک سوال کیا جو غالباً اہل کتاب اور ان کے ذبیحہ سے متعلق تھا۔ بڑے سخت اور رسمی طریقہ سے سوالات پوچھے گئے۔ ہماری کلاس کی طرح دوسری کلاسوں کا بھی وزٹ کیا۔ اس ملاقات میں آپ کی شخصیت کا یہ پہلو بھی دیکھنے کو ملا کہ آپ تفتیش کے لیے آئے ہوئے تھے اس لیے چائے کا ایک کپ بھی پینا گوارا نہ کیا۔ معلوم نہیں ارباب جامعہ کے ساتھ کیا کیا ہوگا۔

جامعہ محمدیہ منصورہ مالیکاؤں میں آپ کی تشریف آوری: جس وقت میں جامعہ محمدیہ منصورہ مالیکاؤں انڈیا میں بحیثیت شیخ الجامعہ خدمت انجام دے رہا تھا ۱۹۹۲ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سعودی عرب کی جانب سے دورہ تدریب کا انعقاد ہوا، رئیس الدورہ کی حیثیت سے فضیلۃ الدكتور الشیخ محمد بن ربیع المدخلی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ معلوم ہوا کہ آپ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں مولانا عبدالحمید رحمائی کے کلاس فیلو تھے اب کیا تھا، دونوں ملاقات کے لیے بے چین تھے۔ مولانا مرحوم کا اصرار تھا کہ وفد دہلی بھی آئے لیکن وفد کے پاس وقت نہ تھا، میں نے مولانا مرحوم سے درخواست کی کہ آپ خود تشریف

لائیں، کچھ تردد کے بعد میری دعوت کو قبول کر لیا اور جامعہ محمدیہ منصورہ مالیکاؤں تشریف لے آئے اور ہمارے ساتھ قیام فرمایا۔ اس موقع پر بھی آپ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم و عقل کے خزانوں سے نوازا تھا، اردو ادب میں تو آپ کو مہارت حاصل تھی ہی لیکن عربی دانی کے بھی ایسے جوہر دکھلائے کہ عرب اساتذہ بھی حیران رہ گئے۔ اپنی فصاحت و بلاغت سے سب کو مرعوب کیا اور عربی اشعار کے دریا بہا دیئے، ہم سب کو خوب متاثر کیا، اور خود بھی ہم سے متاثر ہوئے۔ نیز جامعہ محمدیہ سے واپسی پر جامعہ کی کتاب الزیارة میں اپنے خوشگوار تاثرات کو قلمبند کیا۔

شیخ رحمائی صاحب کے دولت خانے پر مع اہل و عیال حاضری

اپریل ۱۹۹۶ء کی بات ہے کہ میں اپنی اہلیہ اور بیٹی شفق سلمہا کے ساتھ اپنے ہم زلف محترم خلیق احمد ششی صاحب کے ہاں آگرہ گیا ہوا تھا۔ کسی نے شیخ رحمائی صاحب کو ہماری آگرہ میں موجودگی کی اطلاع دے دی۔ اب کیا تھا کہ شیخ صاحب نے ہمارے ہم زلف صاحب کا فون نمبر تلاش کر لیا اور مجھے فون پر قابو کر لیا۔ بڑی ہی اپنائیت کے ساتھ نہ صرف دہلی آکر ملاقات کی دعوت دی بلکہ ہمیں لینے کے لیے دہلی سے آگرہ گاڑی بھیجنے کا بھی اصرار کیا۔ میں نے کہا: شیخ! آگرہ میں چند دن قیام کے بعد دہلی ہی واپسی ہے۔ دہلی آؤں گا تو آپ سے ملے بغیر نہیں جاؤں گا۔ آگرہ میں پروگرام سے زیادہ قیام ہو گیا۔ دہلی کے لیے ہمارے پاس وقت بہت کم تھا۔ چونکہ شیخ رحمائی صاحب سے وعدہ کر لیا تھا اور آپ منظر بھی تھے دہلی پہنچ کر فیصلہ کیا کہ شیخ کے پاس جانے سے ایک دو گھنٹہ قبل ہی گھر آنے کی اطلاع دینی چاہیے ورنہ شیخ بہت اہتمام کریں گے اور تکلیف بھی اٹھائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ قدرے ناراض ہوئے لیکن آگے کے پروگرام بتلانے اور دوبارہ حاضری دینے کے وعدہ پر معذرت قبول کر لی۔ گلیوں میں گھر کے باہر ہماری گاڑی رکی تو خود گھر سے باہر آکر ہمارا استقبال فرمایا۔ بڑی اپنائیت سے گلے لگایا اور اہلیہ، بیٹی اور اہلیہ کی بہن اور ان کے بچوں کو اپنی اہلیہ اور بیٹی سے ملوایا۔ اس مختصر وقت میں مجھے کچھ نہ مل کا بڑا اہتمام کر ڈالا تھا۔ مجھے یاد ہے خصوصی طور پر مچھلی پکوائی

تھی۔ پوچھا کہ مچھلی کھاتے ہو؟ میں نے جواب دیا: ہاں مجھے بہت پسند ہے لیکن اہلیہ نہیں کھاتیں۔ اس پر بڑی گھٹن گرج آواز میں فرمایا: مولانا بخاری کی بیٹی مچھلی نہیں کھاتی؟ بڑا تعجب ہے!! پھر کسی کو آواز دی کہ کچھ اور بھی منگوا لیا جائے۔ میرے لاکھ منع کرنے پر بھی اور چیزیں منگوائیں اور اپنی اہلیہ محترمہ اور صاحبزادی کو بار بار آواز دے رہے تھے کہ ذرا بچوں کا خیال رکھنا۔ ہم آئے تھے کہ ایک آدمہ گھٹنے کی ملاقات کے لیے لیکن کئی گھنٹے بیت گئے اور وقت کا اندازہ بھی نہ ہوا۔ اس کے باوجود نہ میرا نہ ہی شیخ کا دل بھرا۔ اگر مجبوری نہ ہوتی تو اس ملاقات کا دورانیہ اور بڑھ جاتا۔

اللہ غریق رحمت فرمائے! شیخ رحمائی بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ کے گھر کھانے پینے کے دوران بڑی اہم گفتگو بھی ہوئی تھی۔ اس مختصر ملاقات میں آپ بہت ساری قیمتی باتیں فرما گئے اور عمدہ نصیحتیں بھی کیں۔ پہلی بات یہ فرمائی کہ آپ کو جامعہ محمدیہ مالیکاؤں نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔ آپ سے وہاں کے اساتذہ اور طلبہ بہت خوش تھے۔ ادارے کو آپ جیسے شخص کی ضرورت تھی۔ میں خاموش رہا، پھر فرمایا کہ مستقبل کا کیا پروگرام ہے؟ میں نے کہا برطانیہ جا رہا ہوں۔ اس پر فرمایا کہ کیا کرنے جا رہے ہو؟ میں نے کہا جمعیت اہل حدیث میں کام کرنے جا رہا ہوں۔ فرمایا کہ مت جاؤ، ضائع ہو جاؤ گے۔ چونکہ شیخ دو مرتبہ برطانیہ جا چکے تھے زیرک اور زمانہ شناس تھے فرمایا: آپ ایک اچھے منتظم ہو۔ ہندوستان کے دینی اداروں میں آپ جیسوں کی ضرورت ہے۔ پھر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے جمعیت کے تعلق سے تحفظات اور شبہات کا اظہار فرمایا۔ سلفیت اور منہج سلف پھر جمعیت پر اخوانیت کے اثرات پر اظہار خیال فرمایا۔ چونکہ میں پہلے چھ ماہ برطانیہ کی جمعیت میں کام کر آیا تھا، پراعتقاد انداز میں عرض کیا کہ شیخ، جمعیت میں فلاں فلاں سلفی علماء کام کر رہے ہیں، بلکہ پہلی صف میں نمایاں ہیں۔ جھکے میں میری بات کو رد کر دیا اور کمرے انداز میں کہا کہ اخوانوں کے سردار ہیں منہج سلف سے بہت دور ہیں۔ میں سب دیکھ کر کھ کر آیا ہوں۔ اس وقت میری حیرت کی انتہا نہ تھی۔ اس وقت شیخ کے تہصروں اور تجزیوں میں مجھے کچھ نہ مل کا شہرہ ہو رہا تھا اور تشویش بھی لیکن برطانیہ کے اٹھارہ سالہ طویل

بقیہ

علامہ اُمت کی چند علامتیں

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

”میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور اسے پوری قوت سے تمام لو اور خود ساختہ امور سے بچو۔“

چنانچہ معاملے کا آغاز اور انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے، ہم محض اس کے بندے ہیں اور اس کی عبادت و خدمت سے اس کا قرب ڈھونڈتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ سارا اختیار صرف اسی کے ہاتھ میں ہے، وہی بلند کرتا اور وہی پست کرتا ہے، وہی دینے والا اور وہی روکنے والا ہے۔

وہی ہے کہ جسے چاہے عزت دے دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے، وہی آگے کرنے والا ہے اور وہی پیچھے کرے اور اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔

اگر ایک مسلمان اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے تو وہ ظالموں کے ظلم و ستم کے سامنے کبھی سر نہ جھکائے اور عارضی فوائد کے حصول کے لیے کبھی بھی بے صبری اور جلد بازی نہ اپنائے، یہ عارضی فوائد درحقیقت فوائد نہیں ہیں بلکہ نشر آرد و دائیں ہیں۔ دیکھتے نہیں کہ ان کے حصول کے لیے لوگ کس طرح اپنے حقوق سے دستبردار ہو جاتے ہیں؟! ارشاد حقانی ہے:

﴿يُؤَيِّدُونَ أَنْ يُظْفَرُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاحِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورُهُ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَ دِينَ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝﴾ (التوبة)

”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں مگر اللہ اپنی روشنی کو مکمل کیے بغیر ماننے والا نہیں ہے خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پوری جنس دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔“

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو قرآن کریم اور نبی کریم ﷺ کی سیرت سے فائدہ پہنچائے۔ میں اسی پر اتکا کرتا ہوں اور اللہ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے بخشش کا طلبگار ہوں۔

زہر ہیں۔ شیخ رحمائی جیسے رہنما ایسے افراد کے لیے ننگی تلوار ثابت ہوتے ہیں اور سلفی تحریک اور سپرٹ کے لیے مہمیز کا کام دیتے ہیں۔

علامہ شیخ البانی سے کون واقف نہیں۔ اللہ عزوجل نے اس حقیر کو ۱۴۱۰ھ میں مدینہ منورہ کے اندر شیخ کے درس میں شریک ہو کر استفادہ کرنے اور اسی سال دوران حج آپ کے ساتھ بعض ارکان حج ادا کرنے کی سعادت بھی بخشی تھی۔ علامہ کی شخصیت سلفیوں میں بالکل ممتاز اور نمایاں تھی۔ سلفیت اور منہج سلف کے معاملہ میں آپ کو فیصلہ کن حیثیت حاصل تھی۔ شیخ رحمائی علامہ البانی کے خاص خوشہ چینوں میں سے تھے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ منہج سلف کے اندر بہت پختہ تھے۔ سلفی مسلک اور منہج پر حملہ ہوتا تو اس کے دفاع کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ ماہنامہ ”التوعية“ اور ”التبيان“ دہلی کے سینکڑوں صفحات اسی طرح آپ کے خطبات جمعہ اور دیگر خطابات اس کا کھلا ثبوت ہیں۔ ڈر اور خوف نام کی کوئی چیز آپ کے قریب سے بھی نہیں گذرتی تھی۔ بڑے بڑوں کا علی اور حتی انداز میں جواب دیتے تھے۔ مصلحت، تملق اور چالپوسی

جیسے الفاظ آپ کی دشمنی میں نہیں تھے۔ صاف گوئی اور بے باکی آپ کی شان اور پہچان تھی۔ بلاشبہ آپ ایک عبقری شخصیت کے مالک تھے۔ شیخ مرحوم سے جماعتی تعلق کے علاوہ میرا ذاتی تعلق بھی تھا، آپ مجھے بہت عزیز رکھتے تھے، بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اپنے ادارہ میں خدمت کے لیے بلاتے رہے۔ آخری چند سالوں سے علیل چل رہے تھے، شوگر کے مرض نے آپ کو بالکل نڈھال کر رکھا تھا، بالآخر وقت موعود آپہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی بشری لغزشوں کو درگزر فرمائے، آپ کی جملہ خدمات کو قبول فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور آپ کی اولاد کو آپ کے قائم کردہ اداروں کو چلانے کی صلاحیت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



تمام کے دوران مجھے اندازہ ہوا کہ شیخ کس قدر گہری نظر کے مالک تھے اور کس پائے کے نباض تھے۔

شیخ سلف کا دفاع آپ کی خصوصیت تھی:

شیخ رحمائی صاحب اہل حدیث اور منہج سلف سے آخری حد تک واقف تھے۔ اس سلسلہ میں ذرا سے جھول کو بھی مطلق برداشت نہیں کرتے تھے۔ یہ آپ کی سب سے بڑی خصوصیت تھی۔ مسلکی غیرت و حمیت کے معاملہ میں سبھوں میں ممتاز نظر آتے تھے۔ مسلک کی پاس داری، نگہبانی اور دفاع کو کچھ لوگ آپ کی شدت پسندی پر محمول کرتے تھے، جب کہ حقیقت اس کے برخلاف ہے۔ مسلک کے معاملے میں آپ کا رویہ نفاق سے خالی تھا۔ آپ کلمے الفاظ میں تنقید کرتے تھے اور اپنے اوپر ہونے والی تنقید کو بھی برداشت کرتے تھے۔ بلاشبہ یہ صفت کسی کے بڑے ہونے کی بڑی علامت ہے۔ یہ جرأت انہی شخصیات کے اندر ہو سکتی ہے جو نفاق اور دور رخ پن سے

شیخ رحمائی صاحب اہل حدیث اور منہج سلف سے آخری حد تک واقف تھے۔ اس سلسلہ میں ذرا سے جھول کو بھی مطلق برداشت نہیں کرتے تھے

پاک اور صاف ہوتے ہیں۔ تنقید کرنے والوں کو عموماً پسند نہیں کیا جاتا جبکہ تنقید سے علم و عمل میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ آج کے دور کی ایک مصیبت یہ ہے کہ سلفیوں کے درمیان کچھ ایسے افراد بھی داخل ہو جاتے ہیں جو صرف نام کے اہل حدیث ہوتے ہیں۔ ہر غلط اور فاسد عقیدہ رکھنے والے بدعتی، مشرک، حتیٰ کہ رافضیت سے بھی تعلقات استوار کر لیتے ہیں اور ان سے ہاتھ ملا لیتے ہیں۔ دنیوی عزت کے لیے ان کے استیجوں اور پلیٹ فارموں میں حاضری دینے کے لیے مرے جاتے ہیں اور اڑ کر حاضر ہو جاتے ہیں۔ ظاہر بین ایسے افراد کو بڑا سمجھ لیتے ہیں لیکن باریک بین ان کو سلفیت کے لیے دیمک تصور کرتے ہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسے بہت سے نام نہاد سلفی رہنماؤں کو دیکھا ہے جو سلفیت کا لبادہ اوڑھ کر سلفیت کا جنازہ نکالتے ہیں۔ ایسے رہنما سلفیت کے لیے



جناب رانا
محمد شفیع خاں پسروی

قسط نمبر (آخری)

تحریک ختم نبوت

اور ڈاکٹر بہاء الدین

پہلے استفتاء کا کاغذ ہاتھ میں لے کر ہر ایک طرف بنی صاحب دوڑے۔ چنانچہ سب سے پہلے کافر اور مرتد ٹھہرا نے میں میاں نذیر حسین دہلوی نے قلم اٹھایا اور بنالوی صاحب کے استفتاء کو اپنی کفر کی شہادت سے مزین کیا اور میاں نذیر حسین نے اس عاجز کو بلا توقف و تامل کافر ٹھہرا دیا۔

غرض بانی استفتاء بٹالوی صاحب اور اول الکفرین میاں نذیر حسین صاحب ہیں، اور باقی سب ان کے پیرو ہیں جو اکثر بنالوی صاحب کی دل جوئی اور (سید نذیر حسین) دہلوی صاحب کے حق استادی کی رعایت سے ان کے قدم پر قدم رکھتے گئے۔ عموماً تمام علمائے مکفرین پر یہ افسوس ہے کہ انہوں نے بلا تفتیش و تحقیق بنالوی صاحب کے کفر نامہ پر مہریں لگا دیں جیسے ایک بھیڑ دوسری بھیڑ کے پیچھے چلی جاتی ہے اور جو کچھ وہ کھانے لگتی ہے اسی پر یہ بھی دانت مارتی ہے یہی طریق اس تکفیر میں ہمارے بعض علماء نے بھی اختیار کر لیا۔ (مقدمہ دافع الوساوس ص 30-33 خزائن ج 5)

یہ بتانا چلوں کہ اسی طرح مرزا قادیانی "نشان آسمانی" میں لکھتا ہے: "موحدین اول الکفرین ہیں اور مقلدین ان کے اتباع میں ہیں۔"

"انجام آہتم" صفحہ 45 میں لکھتا ہے: "جو کچھ علمائے پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنہ تکفیر و تکذیب حد سے گذر گیا ہے اس تکفیر کا بوجھ نذیر حسین دہلوی کی گردن پر ہے۔ مگر تاہم دوسرے مولویوں کا گناہ یہ ہے کہ انہوں نے نذیر حسین کے دجالانہ فتویٰ کو دیکھ کر جو محمد حسین بنالوی نے تیار کیا تھا بغیر تحقیق و تفتیش ایمان لے آئے۔"

"ہقیقۃ الوحی" صفحہ 454 میں لکھا ہے: "نذیر حسین دہلوی جو ان سب کا سرغنہ تھا جو دعوت مہملہ میں اول المدعوین تھا۔"

"روحانی خزائن" ج 12، سراج "نیر علی" صفحہ 75 میں لکھا ہے: "نذیر حسین نے تکفیر کی بنیاد ڈالی محمد حسین بنالوی کی طرح یہ خدمت اپنے ذمے لے کر تمام مشاہیر اور غیر مشاہیر سے کفر کے فتوے اس پر لگوائے۔"

"روحانی خزائن" جلد 22، ہقیقۃ الوحی صفحہ 453 میں لکھا ہے: "شیخ محمد حسین صاحب رسالہ "اشاعت النہ"

ہے کہ یہ پیش گوئی پہلے پہل قاضی سلیمان منصور پوری نے فرمائی تھی۔ (اسی طرح بھیڑ سے دیوبندی احباب کے شائع ہونے والے رسالہ "نہج الاسلام" کے شیخ الاسلام نمبر میں بھی یونہی لکھا ہوا ہے۔) لیکن ڈاکٹر بہاء الدین صاحب نے اشاعت النہ کے حوالے سے بتایا کہ یہ پیش گوئی اولاً شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بنالوی نے فرمائی تھی جو قاضی صاحب منصور پوری کی پیش گوئی سے کم و بیش پانچ برس قبل اور پیر مہر علی صاحب کی پیش گوئی سے 8 سال قبل یعنی 1893ء کا واقعہ ہے۔

مولانا دلاوری کی کتاب: رئیس قادیان، تحریک ختم نبوت کی تاریخ پر ایک متوازن دستاویز قرار دی جاتی ہے کیونکہ انہوں نے تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کی سرگذشت بیان کرتے ہوئے مسلکی تعصب کو بڑی حد تک بالائے طاق رکھ کر کارکنان تحریک کو ان کا جائز مقام دینے کی سعی فرمائی ہے۔ لیکن انہوں نے بھی جب 1891-1892ء والے فتویٰ تکفیر مرزا کا ذکر کیا تو مفتیان کے اسماء گرامی کی طویل فہرست میں حضرت شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کا اسم گرامی ایسے مقام پر دیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی محض یکے از مفتیان کرام ہیں جب کہ اصل فتویٰ تکفیر ہی سید نذیر حسین صاحب کا تحریر فرمودہ ہے اور باقی علماء کرام نے تائیدی تحریروں کے ساتھ اس پر دستخط فرمائے ہیں۔ یہ حقیقت اتنی ظاہر و باہر تھی کہ خود مرزا غلام احمد اپنی دافع الوساوس (آئینہ کمالات اسلام) میں جو اصلاً اسی فتویٰ تکفیر کے جواب میں لکھی گئی تھی کہتا ہے کہ میں نے فتح اسلام وغیرہ کتابیں لکھیں تو ان سے فائدہ ہونے کی بجائے بعض علماء کی فتنہ اندازی کی وجہ سے معاملہ برعکس ہوا اور اسی بنا پر اس عاجز کا نام بھی کافر طعنے زندیق اور دجال رکھا۔ اس فتنہ اندازی کے اصل بانی مہابی ایک شیخ صاحب محمد حسین نامی ہیں جو بنالہ ضلع گورداسپور میں رہتے ہیں۔ سب سے

اس سلسلہ کتب پر نظر رکھنے والوں کو خوب معلوم ہے کہ ڈاکٹر بہاء الدین صاحب نے تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے لٹریچر کی تلاش و جستجو، اس کے احیاء اور ری پروڈکشن کا کام ہی نہیں کیا بلکہ آپ نے لٹریچر کے محاکمے کا کام بھی کیا ہے جو ان کی وسعت معلومات اور موضوع کی گرفت پر دال ہے۔ تحریک ختم نبوت سے متعلق کتب و رسائل کے مواد کو مجموعہ و اثبات کے عمل سے گزار کر مناسب تعلیقات و حواشی سے مزین کیا ہے۔ جہاں واقعات کو غیر مناسب طریق سے پیش کیا گیا تھا، ان کی سمت درست کی ہے۔ جا بجا بائبل کے انگریزی نسخوں سے حوالہ جات کا اضافہ کیا ہے۔ جن مصنفین نے مولانا محمد بشیر سہوانی کی الحق الصریح، مولانا محمد حسین بنالوی کے اشاعت النہ اور مولانا ثناء اللہ کی الہامات مرزا وغیرہ سے عبارات نقل کی ہیں، اس کی نشان دہی کر دی ہے۔ جیسا کہ مولانا انوار اللہ حیدر آبادی، پیر مہر علی شاہ، حکیم مظہر حسن صدیقی، بابو پیر بخش وغیرہ مقبول عام مصنفین نے اپنی کئی ایک نگارشات کا مدار درج بالا بزرگوں کی تصانیف پر رکھا ہے۔ اس طرح الفضل للمتقدم کی عملی تفسیر بیان کر دی ہے۔ اور تو اور ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی بتایا ہے کہ شاہ احمد رضا خان صاحب کی تحریر: السوء العقاب علی المسیح الکذاب جسے تحریک ختم نبوت کے حلقوں میں ان کے ایک مستقل رسالے کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے وہ دراصل علمائے امرتسر مثل مولانا ثناء اللہ امرتسری کے فتویٰ پر ایک تائیدی تحریر ہے۔

ڈاکٹر بہاء الدین صاحب نے ایک اور بات کی وضاحت بھی فرمادی ہے جو مرزا قادیانی کے حج نہ کر سکنے کی پیش گوئی سے متعلق ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پیش گوئی سب سے پہلے پیر مہر علی شاہ صاحب نے فرمائی تھی کہ مرزا قادیانی کو حج نصیب نہیں ہوگا۔ اہل حدیث حلقوں میں یہ بات بھی معروف ہو رہی

ومن التسعة الذين اشترت اليهم رجل
يقال له اصغر۔ وانہ يزعم في محافل واملاء
فسيعلم كيف يجعل من الاصغرين

ومن المعترضين المذكورين شيخ ضال
بطالوی و جارغوی يقال له محمد حسين وقد
سبق الكل في الكذب والمين وانہ ابی واستکبر
واشاع الکبر و اظهر حتى قيل انه امام
المستکبرين ورئيس المعتدين ورائس الغاوين
هو الذی کفرنی قبل ان یکفر الآخرون....

فيا ايها الشيخ والمفتري البطل الم يان
لك ان تتوب وتلين البال....

ثم اعلم ايها الشيخ الضال والدجال
البطل ان الثمانية الذين هم ثمار عودك و
وقود وقودك الذين ادخلوا في التسعة
المخاطبين فمنهم شيخك الضال الكاذب نذير
المبشرين ثم الدهلوی عبد الحق
رئيس المتصلفين ثم عبد الله التونكي ثم احمد
على السهاري پوری من المقلدين ثم سلطان
المتكبرين الذی اضاع دينه بالكبر و التوهين
ثم الحسن الامروهي الذی اقبل على اقبال من
لبس الصفاة وخلع الصداقة واعتلقت اظفاره
بعرصى الكذاب.

وآخرهم الشيطان الاعمى والغول
الاغوی يقال له رشيد الجنجوهی وهو شقی
كالامروهي ومن الملعونين فهؤلاء تسعة رهط
كفرونا او سبونا وكانوا مفسدين۔ و نذکر
معهم الشيخين المشهورين ، يعنى الشيخ اله
بخش التونسوى ، و الشيخ غلام نظام الدين
البريلوى ، و انهما من المعرضين ، فندخلهم
في الذين خاطبناهم ليكونا من المصدقين او
المكذبين..

فايها الشيخ انى اعلم انك رئيس هذه
الثمانية وكمثل امام لتلك الفئة الباغية وهم لك
كالتلاميذ في الغواية او كالمسحورين۔ فأتنى
بخيلك و رجلك، و اجمع كل دجلك و انح
انواع الافتنان، و أتنى مع جموعك من اهل

زنديق اور دجال رکھا گیا ہے بلکہ دنیا کے تمام کافروں اور
دجالوں سے بدتر قرار دیا گیا ہے۔ اس فتنہ اندازی کے
اصل بانی ایک شیخ صاحب محمد حسین نامی ہے جو بنالہ ضلع
گورداسپور میں رہتے ہیں۔..... (آگے چل کر لکھتا
ہے.....) اور اب تک جو ہم پر ثابت ہوا ہے وہ یہی ہے
کہ شیخ صاحب کی فطرت کو تدبیر غور اور حسن ظن کا حصہ
قسام ازل سے بہت کم ملا ہے اسی وجہ سے پہلے سب سے
استفتاء کا کاغذ ہاتھ میں لے کر ہر طرف یہی صاحب
دوڑے چٹانچہ سب سے پہلے کافر اور مرتد ٹھہرانے میں
میاں نذیر حسین دہلوی نے قلم اٹھایا اور بنالوی صاحب
کے استفتاء کو اپنی کفر کی شہادت سے مزین کیا۔ غرض بانی
استفتاء بطالوی صاحب اور اول الکفرین میاں نذیر حسین
ہیں اور باقی سب ان کے پیرو ہیں۔“

ڈاکٹر بہا الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا
فرمائے کہ آپ نے اپنے سلسلہ کتب میں اس حقیقت کو
بھی واضح انداز میں بیان فرمادیا ہے۔

ایسی ہی ایک مثال مکتوب احمد کا وہ مقام ہے
جہاں تسعة اشرار کا ذکر کرتے ہوئے مرزا غلام احمد
بتاتا ہے:

وآخرهم الشيطان الاعمى والغول
الاغوی يقال له رشيد الجنجوهی وهو شقی
كالامروهي ومن الملعونين۔

مولانا گنگوہی کے معتدین آخر ہم کا مطلب
فضلہم ، قائد ہم ، وغیرہ سمجھ کر آپ کو تحریک ختم نبوت
کا قائد اعلیٰ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر بہاء
الدین نے بھی مرزا غلام احمد کی اس موقع کی کئی صفحات کی
عبارت میں سے ضروری فقرات اپنے سلسلہ کتب میں نقل
کردیے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

وكان في هذه الديار تسعة رهط من
الاشرار وكانوا مفسدين في الارض ولا
ينتهجون مهجة الخيار وما كانوا صالحين
ووجدتهم في الكبر والاباء كالجملة المتناسبه
الاجزاء او كامراض متشابهة في الخبث
والابذاء ورثيت كانهم من المعادين المعتدين
فمنهم رجل امر تسرى يقال له رسل بابا انه
امرء لا يعرف صدقا ولا صوابا....

جو ہائی ٹیگر ہے اور جس کی گردن پر نذیر حسین دہلوی کے
بعد تمام سکھوں کے گناہ کا بوجھ ہے۔“

”روحانی خزائن“ جلد 22، ہیئت الوہی صفحہ 453
”مولوی محمد حسین بنالوی نے جب جرات کے
ساتھ زبان کھول کر میرا نام دجال رکھا اور میرے پر کفر کا
ٹوٹی لکھوا کر صند بار پنجاب و ہندوستان کے مولویوں سے
مجھے گالیاں دلائی اور مجھے یہود و نصاریٰ سے بد قرار
دیا۔“ ملفوظات جلد 7 صفحہ 165

”مولوی محمد حسین صاحب وہ شخص ہیں کہ ان سے
بڑھ کر کسی نے عداوت کا نمبر نہیں لیا۔ انہوں نے بنارس
تک پھر کر کفر کا ٹوٹی حاصل کیا اور ہر قسم کی مخالفت میں
کوئی وقیفہ فرو گذاشت نہیں کیا اور کوئی کسر نہیں چھوڑی۔“
(روحانی خزائن جلد 19، شتی نوح صفحہ 51، 50)

”جس طرح یہودیوں کے علماء نے حضرت عیسیٰ پر
ٹوٹی تکفیر لگایا اور ایک فاضل یہودی نے وہ استفتاء تیار کیا
اور دوسرے فاضلوں نے اس پر ٹوٹی دیا یہاں تک کہ
بیت المقدس کے صدا عالم فاضل جو اکثر اہل حدیث تھے
انہوں نے حضرت عیسیٰ پر تکفیر کی مہر لگا دی۔ یہی معاملہ مجھ
سے ہوا اور پھر جیسا کہ اس تکفیر کے بعد جو حضرت عیسیٰ کی
نسبت کی گئی تھی ان کو بہت ستایا گیا سخت گالیاں دی گئیں
اور جو وہ کوئی میں کتابیں لکھیں گئی۔ یہی صورت اس جگہ
پیش آئی۔ گویا اٹھارہ سو برس کے بعد وہی عیسیٰ پھر پیدا ہو
گیا اور وہی یہودی پیدا ہو گئے۔“ (روحانی خزائن جلد
19، شتی نوح 51/50)

روحانی خزائن جلد 14، ہیئت المہدی صفحہ 453
پر ہے: ”اس بیچارے (محمد حسین بنالوی) نے میری
بدخواہی کے لیے اپنا آرام حرام کر دیا بنالہ سے بنارس تک
اپنا قابل شرم استفتاء لے کر میرے کفر کی نسبت مہریں
لگواتا پھرتا ہے۔“

آئینہ کمالات اسلام ص 215 پر سید نذیر حسین
دہلوی اور مولانا محمد حسین بنالوی رحمہ اللہ کو ائمہ الکفر قرار
دیا ہے۔

مولانا بنالوی نے چھ ماہ گھوم کر تقریباً پانچ سو علماء
کے دستخط کرواتے ہوئے اشاعت السنہ میں فتویٰ شائع کیا۔
آئینہ کمالات اسلام ص 28، 29 پر لکھتا ہے:
”علماء کی طرف سے اس عاجز کا نام بھی کافر طحہ“

العدوان۔

(مکتوب احمد طبع خاص ربوہ 1963ء، صفحہ 91-105، روحانی خزائن جلد 11 (انجام آہم) صفحہ 236-255)

اس عربی عبارت کا فارسی ترجمہ بھی مرزا غلام احمد نے خود کیا ہے جو حسب ذیل ہے:

و دریں دیار نہ (9) کس از شریان بودند کہ در زمین فساد میکردند و طریق نیکان اختیار نمی نمودند و نیکوکار بودند۔ و من اوشان را در تکبر و سرکشی مانند آن جملہ با یافتم کہ اجزائے آنها با ہم متناصب میباشد یا مثل آن یباری با یافتم کہ در خست و ایزاء دادن با ہم متناصبی باشند۔ و آن را از دشمنان تجاوز کنندگان یا فتم۔

پس از آنها شخصے است باشندہ امر تر کہ اورا رسل بابائی گویند۔ و امر دے است کہ راه صدق و صواب را نمی شناسند۔

و ازالہ نہ (9) کس کہ سوئے اوشان اشارت کردہ ام مرد کے است کہ نام او اصغر علی است۔ و او نفس خود را گمان می کند کہ گویا او اکبر است۔ و محض از روئے افتراء و ترک حیا عیب گیری من می کند۔ و در مجالس و گروہ مردم بد گوئی من میکند۔ پس عنقریب خواہد دانست کہ چگونہ از کمتران کردہ خواہد شد۔ او پیروی خواہش خود میکند و یک تنگ نیز ہم با تقوی نمی رود۔

دیکے از اعتراض کنندگان شیخ گمراہ ساکن بئالہ است کہ ہمسایہ گمراہ ماست۔ اورا محمد حسین مے گویند۔ و از ہمہ در دروغ و ناراستی سبقت بردہ است۔ و او انکار کرد و تکبر نمود و تکبر را شائع کرد و ظاہر ساخت تا آنکہ گفتہ شد کہ او امام متکبران است۔ و رئیس تجاوز کنندگان۔ و سرگمراہان است۔ او ہماں شخص است کہ پیش از ہمہ مرا کافر گفت۔ و بر کتابہائے من اعتراض کرد۔ و جبل خود طا ہر نمود۔

پس اے شیخ گمراہ و مفتزی بطل آیا تا ہنوز برائے تو وقت نرسیدہ است کہ توبہ کنی و دل تو نرم گردد۔

باز اے شیخ گمراہ و دجال بطل بدانکہ آن ہشت کہ میوہ ہائے شاخ تو۔ و بیہزم آتش افروختہ تو ہستند۔ آنانکہ در نہ (9) مخاطبان داخل اند۔ پس یکے از انہا شیخ گمراہ و دروغ گو تست کہ نذیر حسین است کہ بشارت

یافندگان را می ترساند۔ باز عبدالحق دہلوی کہ رئیس لاف زنان است۔ باز عبد اللہ التوکی۔ باز احمد علی السہارن پوری از مقلدان۔ باز مولوی سلطان الدین جیپوری ست کہ از تکبر و توہین دین خود را ضائع کرد۔ باز محمد حسن امروہی کہ سوئے من ہم چو بے حیایان متوجہ شد و از راستی خود را دور افکند و ناخن ہائے ہم چو گرگان بآبروئے من آویخت۔ و پیچہ ہم چو سگان بجامہ من آویخت۔ و سخنانے بر زبان خود آورد کہ بوجہ شیطان لعین پیچ کس بدایا گو نہ تکلم نکند۔ و از ہمہ آخر شیطان کور است و دیو گمراہ کہ اورا رشید احمد گنگوہی مے گویند و او ہم چو محمد حسن امروہی بد بخت است و زیر لعنت خدا تعالی است۔

پس ایں نہ (9) شخص اند کہ کہ تکفیر ما کر دند و دشامہاء دادند۔ و از مفسدان ہستند۔ و ما با اوشان دو مشہور شیخ را نیز ذکر می کنیم یعنی شیخ الہ بخش تونسوی و شیخ غلام نظام الدین بریلوی و این ہر دو از اعراض کنندگان ہستند، پس ما ایشانرا نیز ہم در آناں داخل میکنیم کہ مخاطب ما ہستند تا از زمرہ مصدقان شوند یا از کمذبان۔

پس اسے شیخ من می دانم کہ تو رئیس این ہشت (8) کس ہستی۔ و ایں گروہ باغی را مثل امام قائم شدی۔ و ایں مردم ترا مثل شاگردان در گمراہی ہستند یا ہم چو کسانے کہ برایشاں جادو کردہ باشند۔ پس با سواران خود و پیادگان خود نرم بیا۔ و ہمہ دجل خود را و ہمہ قسم قند را بتراش۔ و با جماعت ہائے خود از اہل تجاوز نرم بیا۔

اس تحریر میں مرزا قادیانی نے 1896ء میں اپنے مشہور مخالفین کے نام گنوائے ہیں جو یہ ہیں: مولوی غلام رسول عرف رسل بابا، مولوی اصغر مولوی محمد حسین بٹالوی، سید نذیر حسین دہلوی، مولوی عبدالحق حقانی، پروفیسر محمد عبد اللہ ٹوکی، مولوی احمد علی سہارنپوری، مولوی سلطان الدین بے پوری، مولوی محمد حسن امروہی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور ان بزرگوں کو مرزا قادیانی نے ”تسہ اشرا“ کہنے کے بعد شیخ الاسلام مولانا بٹالوی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تحریک ختم نبوت میں تم ان سب کے امام ہو تم ان کے رئیس ہو۔ اور اس فہرست کے باقی لوگ تحریک میں گویا تمہارے شاگرد ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ تم نے ان پر جادو کر رکھا ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کیے بغیر تمہاری ہاں میں ہاں ملا تے اور تمہارے پاؤں پر پاؤں

رکھے جاتے ہیں۔ تم امام متکبران ہوں، تم رئیس تجاوز کنندگان ہو، تم گمراہوں کے سردار ہو اور تم ہی وہ شخص ہو جس نے سب سے پہلے مجھے کافر کہا ہے۔

اس عربی عبارت اور فارسی ترجمے سے واضح ہو جاتا ہے کہ قادیانی کا آخر ہم سے مطلب حرف آخر، یا قائد اعلیٰ، یا افضل، ہونا نہیں، بلکہ وہ مولانا رشید احمد گنگوہی کو نمبر شمار میں نویں نمبر پر رکھتا ہے۔ جہاں تک ان مذکورین میں سے کسی کے قائد اعلیٰ و افضل ہونے کی بات ہے تو عبارت ذیل سے واضح ہو جاتی ہے

فایہا الشیخ انی اعلم انک رئیس ہذہ الثمانیۃ و کمثل امام لتک الفقۃ الباغیۃ و ہم لک کالتلا میذ فی الغواۃ او کالمسحورین۔

پس اسے شیخ من می دانم کہ تو رئیس اسین ہشت (8) کس ہستی۔ و ایں گروہ باغی را مثل امام قائم شدی۔ و ایں مردم ترا مثل شاگردان در گمراہی ہستند یا ہم کسانے کہ برایشاں جادو کردہ باشند

اے شیخ (محمد حسین) تو ان افراد کا امام ہے اور یہ لوگ گمراہی میں تیرے تلامذہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ایسے دقائق و معارف کے افشاء اور غلط فہمیوں کے ازالے کے علاوہ ڈاکٹر محمد بہاء الدین صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار تحریریں اصل و اخذوں سے حسب ضرورت نقل کر دی ہیں، اور اخبار بدر قادیان، الحکم قادیان، رپویو آف ریلی جنز قادیان، پیغام صلح لاہور، الفضل قادیان، احمدی دہلی، متعدد مخالفانہ تحریریں اپنے سلسلہ کتب میں مع ضروری تبصرہ جات نقل کر کے قادیانیوں کے علم کلام کا تار و پود بھی بکبیر دیا ہے۔

ڈاکٹر محمد بہاء الدین صاحب سے تا رحمہ آلہ انگلینڈ میں ملاقات، نیز مولانا شیر خان جمیل احمد عمری سے کئی مواقع پر گفتگو کے بعد اس سلسلہ کتب کے معلق ایک غلط فہمی کا ازالہ ہوا جو عام طور پر تحریک ختم نبوت کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے اذہان میں پائی جاتی ہے۔ یعنی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سلسلہ تحریک ختم نبوت کا یہ پراجیکٹ جمعیت اہل حدیث برطانیہ (یا جمعیت ہند) کی ہدایت و رہنمائی میں چل رہا ہے اور یہ کہ وہاں کی جمعیت، اس پروجیکٹ کے سلسلے میں ڈاکٹر محمد بہاء الدین صاحب کی سرپرستی کر رہی ہے انہوں نے بتایا کہ ”یہ تاثر

بالکل بے بنیاد ہے اور نہ ہی دنیا کے کسی اور مذہبی ادارے یا انجمن یا اکیڈمی کا اس میں کوئی عمل دخل ہے۔ بقول ڈاکٹر صاحب ”اللہ تعالیٰ اپنے فقیر بارگاہ کو اتنی خیرات عطا فرما رہا ہے کہ اس کا کنگل کئی جماعتوں، انجمنوں اور اکادمیوں کے اٹالوں سے بھی زیادہ بھاری ہو چکا ہے۔“

اللہم زدہ ذلہ

ڈاکٹر صاحب نے کہا: ”اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ توفیق سے اس فقیر بارگاہ صدی نے شیخ الاسلام مولانا ہالوی کے اشدائے السنہ کی تمام فائلیں حاصل کر لی ہیں اور ان میں رو قادیانیت کا مواد تہذیب و تنقیح کے بعد بلباس ہدیہ اپنے سلسلہ کتب میں محفوظ کر دیا ہے۔ مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی اپنے اخبار شمع ہند میرٹھ کا چار سال تک رو قادیانیت کے مضامین پر مشتمل چار سال تک ضمیمہ نکالتے رہے۔ ڈاکٹر بہاء الدین کو اس گراں قدر مواد کا تقریباً ۵۰ فی صد حاصل کیا ہے جسے آپ نے تہذیب و تنقیح و ترمیم و تسہیل کے ساتھ خوب صورت انداز میں مرتب کر کے بلباس جدید اس سلسلہ کتب میں شامل کر دیا ہے۔“

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ہندوستان اخبار اہل حدیث میں نومبر 1903ء سے اگست 1947ء قادیانی مشن کے زیر عنوان تردید قادیانیت کا علم سنبھالے رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر بہاء الدین کو عظیم القدر لٹریچر کا تقریباً ۹۰ فی صد عطا فرما دیا ہے اور جسے آپ تہذیب و تنقیح اور تسہیل و ترمیم کے مراحل سے گزار رہے ہیں اور اس میں سے 1903ء سے 1929ء کا مواد اس سلسلہ کتب کی دس جلدوں (31 تا 33 اور 41 تا 47) میں شامل کر دیا ہے جو کم و بیش پانچ ہزار صفحات کو محیط ہیں۔ 1930ء سے 1947ء کا مواد آئندہ جلدوں میں ان شاء اللہ شامل ہونے جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ شیخ الاسلام ہالوی اور مرزا قادیانی کا مباحثہ لدھیانہ 1891ء، شیخ الاسلام ہالوی کا حکیم نور الدین سے مباحثہ 1891-1893ء، شیخ الاسلام ہالوی کے مقالات مثل: آسمانی مسیح اور اس کا رفیق مہدی، زلزلہ کے اسباب اور اس کا روحانی علاج، طاعون کے اسباب اور اس کا روحانی علاج، قادیانی اشتیاء، سراج منیر، دافع الوسواس، ہیچہ الوجی وغیرہ کا جواب نیز

قادیانی اور آتھم کے مباحثہ امرتسر کا محکمہ، انجام آتھم اور مہابلہ کا جواب، نیز ہالوی قادیانی مراسلت 1891ء جو تحریک ختم نبوت کا نقطہ آغاز ہے، وغیرہ دستاویزات ڈاکٹر صاحب نے اپنے سلسلہ کتب میں شامل کر دی ہیں۔

مزید برآں سید نذیر حسین محدث دہلوی کا فتویٰ تکفیر مرزا 1891-1892ء، مولانا محمد بشیر سہوانی کی الحق الصریح فی اثبات حیاۃ المسیح، 1891ء، مولانا اسماعیل علی گڑھی کی اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح 1891ء، مولانا عبد اللہ شاہ جہان پوری کی شفاء للناس 1891ء، مولانا عبد المجید دہلوی کی بیان للناس 1891ء، شیخ حسین بن محسن کی الفتح الربانی فی رد علی القادیانی مولانا قاضی سلیمان منصور پوری کی غایۃ المرام، تائید الاسلام، اور مرزا صاحب اور نبوت، مولانا محمد جعفر تھانیسری کی تائید آسمانی، مولوی غلام دنگیر صاحب کی تحقیقات دستگیر یہ فی رد اغلوطات البراہینہ اور فتح رحمانی 1894ء، حکیم محمد دین کا فیصلہ قرآنی تکذیب قادیانی، مولانا ثناء اللہ امرتسری کی الہامات مرزا مع جواب آئینہ حق نما، ہفتوات مرزا، مرقع قادیانی (دور اول 1907-1908ء)۔ حیفہ محبوبیہ، مناظرہ رام پور ۱۹۰۹ء، مباحثہ لدھیانہ ۱۹۱۲ء، موسومہ فاتح قادیان، مباحثہ امرتسر ۱۹۱۶ء موسومہ فتح ربانی، مولانا محمد ابراہیم میر کی شہادۃ القرآن، المخبر الصحیح عن قبر المسیح، سلم الوصول، نزول الملائکۃ، آئینہ نوری، آئینہ قادیانی، قاضی ظہور قادیانی، غیرہ۔ اور قاضی فضل احمد لدھیانوی کی کلمہ فضل رحمانی، اور جمعیت خاطر، مولانا محمد لدھیانوی کا کشف الغطاء، مولانا انوار اللہ حیدر آبادی کی افادۃ الانہام (ملخصاً) اور انوار الحق، مولوی حیدر اللہ درانی کی درۃ الدرانی (ملخصاً)، ماسرنام الدین گجراتی کی الیمان، اور راست بیانی بر شکست قادیانی، مولوی خدا بخش واعظ کی فصل الخطاب اور مثنوی معیار الحق المسبین، مولانا محمد علی مونگیری کے متعدد ابتدائی رسائل، پیر مہر علی شاہ کی شمس الہدایہ، ہدیۃ الرسول، سیف چشتیائی (ملخصاً)، علامہ علی حارّی کی وسیلۃ المبتلاء، مختصر، مسر اکبر مسیح کی ضربت

عیسوی یعنی ابطال اور منارۃ البیضاء، مولانا اشرف علی تھانوی کی الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح، قائد قادیان، مثنی سعد اللہ لدھیانوی کی متعدد نظمیں اور مثنویاں، قاضی عبدالاحد خان پوری کی اغاثۃ الملوہف المسجون، السیف المسلول، بابوصیب اللہ کلرک کے لاتعداد مقالات، ڈاکٹر عبد الحکیم ہالوی کی مسیح الدجال، الذکر الحکیم (کا نا دجال)، الذکر الحکیم نمبر 4، مثنی الہی بخش لاہوری کی عصائے موسی، ماسر غلام حیدر کا عشرہ کاملہ، اور مولوی محمد علی لاہوری کے انگریزی ترجمہ قرآن پر تنقیدی تبصرہ، مولانا ابوالحسن سیالکوٹی کی بجلی آسمانی بر سر دجال قادیانی، حکیم مظہر حسن صدیقی کی چودھویں صدی کا مسیح، چوہدری سرفراز خان کی: مصداق بشارت احمد، مرتضی حسن چاند پوری کے چند ابتدائی رسائل، مثنی ابوالساق محمد دین کی قطع الوتین، مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی حالات عیسی رسول ربانی و تردید ادہام قادیانی، شیخ مصطفی صادق الرافعی مصری، علامہ رشید رضا مصری، اور علامہ شمس الحق ڈیوانوی کی عربی تحریریں، شاہ حامد رضا بریلوی کی الصارم الربانی علی اسراف القادیانی، شاہ احمد رضا بریلوی کی السوء العقاب علی المسیح الکذاب، اور قہر الدیان علی مرتد بقادیان، مثنی میر واد حد علی ملتانی کا صحیفۃ الولاء، مولوی کرم الدین جہلمی کی روداد مقدمات جہلمی و قادیانی، مثنی عبدالعزیز ہالوی کے عجیب سوالات، جلسہ لاہور 1900ء کی روداد، مناظرہ مونگیری کی روداد، قصیدہ رائیہ در جواب قادیانی اعجازی قصیدہ۔ وغیرہ کتب و رسائل کو تہذیب و تنقیح، تسہیل، و ترمیم کے بعد خود ہی کمپوز کر کے حضرت ڈاکٹر بہاء الدین صاحب مؤرخ جماعت اہل حدیث نے امت مسلمہ کے حوالے کر دیا ہے۔

برطانیہ کے دورہ میں جہاں مختلف اجتماعات میں خطاب کرنے کے مواقع ملے اور جہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ سے متعلق علماء کرام و دعام عظام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت ڈاکٹر بہاء الدین سے ملاقات ایک عظیم سرمایہ حیات کی طرح ہاتھ آئی۔ ملاقات اگرچہ ایک دن کے چند گھنٹوں کے اختصار سے تھی مگر اپنی کیفیات و کمیات کے لحاظ سے بہت جامع اور

کردتا کہ نجات پاؤ۔“

خواتین کو مستورات بھی کہا جاتا ہے اور مستور کا مطلب ہے چھپا ہوا، عورت کے پردہ کے حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا:

”عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے کیوں کہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے برکانے کے لئے موقع تلاش کرتا ہے۔“

(جامع الترمذی، جلد ۱، حدیث ۱۱۸۱)

عورت کے پردہ کو اس قدر اہمیت دی گئی ہے کہ اس کے لئے عبادت بھی پردہ کے بغیر اور بے پردہ جگہ پر کرنا منع فرمایا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

”عورت کا کمرہ میں نماز پڑھنا گھر (آگن) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور (اندوڑی) کوٹھڑی میں نماز پڑھنا کمرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔“ (سنن ابی داؤد، جلد ۱، حدیث ۵۶۷)

یعنی عورت جس قدر بھی پردہ کرے گی اسی قدر بہتر ہے، صحن میں نماز پڑھنے کے مقابلہ میں کمرہ میں نماز

پڑھنا افضل ہے اور کمرہ میں

نماز پڑھنے کے مقابلہ میں کمرہ

کے اندر بنی ہوئی کوٹھڑی میں

نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے

کہ جیسے کسی بھی مرد کا کسی خاتون پر نظر ڈالنا درست نہیں

اور پہلی نظر کی معافی کے بعد دوسری نگاہ ڈالنے سے منع کیا

گیا ہے ایسے ہی خواتین کو بھی حکم ہے کہ وہ مردوں پر نظر نہ

ڈالیں۔ اس حوالہ سے حدیث پاک میں آتا ہے کہ سیدہ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

میں رسول کریم ﷺ کے پاس تھی اور آپ ﷺ

کے پاس سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا (بھی) تھیں، سامنے

سے سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (جو نابینا تھے)

تقریف لائے اور یہ واقعہ پردہ کا حکم دینے جاتے

سے بعد کا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”اے

تم دونوں پردہ کرو۔“ ہم نے عرض کیا یا رسول

اللہ! کیا یہ ناپسند نہیں ہیں؟ ہمیں نہیں دیکھتے اور نہ

اپنی طرف

اسلام میں پردہ اور شرم و حیا کا حکم

ترجمہ: جناب امیر افضل اعوان

ظَهَرَ مِنْهَا وَ لِيَضْرِبَنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَ لَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءَ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ هُنَّ أَوْ أَبْنَاءَ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنَاتِ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ نِسَاءَهُنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَتِ النِّسَاءِ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَ تَوْبًا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ احْكُمُوا لِقَائِهِمْ (النور: 31)

”مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیں سوائے ان لوگوں

پردہ کی اسلام میں خصوصی اہمیت بیان کی گئی ہے اور مرد و زن کو ستر پوشی کے ساتھ شرم و حیا کو بھی مقدم رکھنے کا حکم دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مرد کے لئے کسی بھی عورت پر دوسری نگاہ ڈالنا جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ بھی بہت شرم و حیا والے تھے اور آپ ﷺ نے دوسروں کو بھی اس کا درس دیا۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

آپ ﷺ پردہ والی کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ باحیا تھے، جب کوئی بات ایسی دیکھتے جو آپ ﷺ کو ناگوار گزرتی تو ہم لوگوں کو آپ ﷺ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا۔

(صحیح بخاری، جلد ۳، حدیث ۱۰۵۵)

چونکہ اسلام دین فطرت ہے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے ارشادات اور احکامات پر عمل پیرا ہونا ہی دین اسلام ہے جو مومنین اور مومنات کو حجاب یعنی پردے کے حوالے سے سختی کے ساتھ عملی جامہ پہنانے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری ہے کہ

﴿يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ أَدِمْنَا لَكَ فِي الْبَاسِ لِبَاسًا يُّوَدَىٰ سَوَآئِكَ وَ رِيشًا ۚ وَ لِبَاسِ التَّقْوَىٰ ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝﴾

(الأعراف: 26)

”اے آدم کی اولاد! ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرم گاہوں کو بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقویٰ کا لباس، یہ اس سے بڑھ کر، یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں“

اس حوالہ سے قرآن پاک میں ایک اور جگہ حق

تعالیٰ فرماتا ہے کہ

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زَيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا

عورتوں کے حجاب اوڑھنے سے معاشرے میں موجود فحاشی و عریانی پر قابو پایا جاسکتا ہے

ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں سے یا اپنے خاوند کے لڑکوں سے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجیوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے سیل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردہ کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ



نام کتاب: حج نبوی ﷺ

تالیف: شیخ عبداللہ دانش

صفحات: ۱۲۶

پاکٹ سائز، خوبصورت طباعت

فورکٹر پائل

ناشر: العاصم اسلام بکس لاہور

0321-4862936

حج اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ وہ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں جنہیں یہ سعادت حاصل ہوتی ہے۔ حج مبرور کے لیے ضروری ہے کہ تمام مناسک حج سنت نبوی ﷺ کے مطابق ادا کیے جائیں اور ایام حج میں منوعہ امور سے یکسر اجتناب کیا جائے۔ زیر تبصرہ کتاب میں حج و عمرہ کے تمام مسائل محققانہ انداز میں تحریر کیے گئے ہیں۔ کتاب پر کوئی قیمت درج نہیں۔ العاصم اسلام بکس لاہور کے مدیر شاید اسے فری تقسیم کر رہے ہیں۔ عازمین حج اس کتاب سے استفادہ کریں۔ (ابوسفیف)

نام کتاب: تذکارِ بگوئی (جلد سوم)

تالیف: صاحبزادہ انوار احمد بگوئی

صفحات: ۸۸۰

ناشر: مجلس مرکزی حزب الانصار۔ بھیرہ

ضلع سرگودھا

بھیرہ ضلع سرگودھا کا بگوئی خاندان اپنی علمی وادبی اور سیاسی خدمات کی وجہ سے پاکستان میں معروف ہے۔ اس خاندان کے مولانا افتخار احمد بگوئی نے قادیانی فتنہ کی تردید اور مرزا قادیانی کی نبوت کا ذبیہ کی تردید میں جو خدمات انجام دیں وہ بڑی اہم ہیں۔

اس کتاب میں ان تمام خطوط کو جمع کیا گیا ہے جو برصغیر پاک و ہند کی نامور علمی وادبی اور سیاسی شخصیات نے بگوئی خاندان کے مولانا ظہور احمد بگوئی، مولانا افتخار احمد بگوئی، مولانا ابراہیم احمد بگوئی اور مولانا انوار احمد بگوئی کے نام لکھے۔ یہ خطوط ۱۸۸۳ء تا ۲۰۱۰ء لکھے گئے ہیں۔ خطوط کی مجموعی تعداد ۶۷۰ ہے۔ ۸۸ نامور شخصیات کے مختصر حالات زندگی بھی اس کتاب میں شامل کیے گئے ہیں جو مکتوب نگاروں کی فہرست میں شامل ہیں۔ (عبدالرحیم قریشی)

ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت لاہور کے نام کھلا خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!..... 28 ستمبر 2014 روزنامہ نوائے وقت میں ”اسلام آباد سے نودہشت گرد گرفتار“ کے عنوان سے شذرہ لکھا گیا۔ جس میں دہشت گردوں کی موجودگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ ”مساجد اور مدارس میں سرچ آپریشن کیا جائے۔ نیز مساجد اور مدارس میں رہائش پذیر طلباء کے کوائف جمع کیے جائیں۔“ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے کیا دانشمندانہ تجویز ہے؟ نوائے وقت ایک سنجیدہ اور حقائق کا صحیح ادارہ رکھنے والا قومی جریدہ ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ سترچیمڈ نظامی کی رحلت سے اس کا یہ امتیاز بھی رخصت ہو گیا۔ انا اللہ والیہ راجعون۔ جناب عالی! دہشت گردی میں سب سے زیادہ کراچی متاثر ہوا ہے۔ جہاں روزانہ بیسیوں لوگ دہشت گردی کی بھینٹ چڑھتے ہیں۔ کیا وہاں دہشت گرد مساجد اور مدارس میں پناہ لیتے ہیں؟ اب حال ہی میں رنجیز نے ایک سیاسی جماعت کے دفتر سے 23 دہشت گرد پکڑے ہیں۔ اس وقت آپ نے یہ مطالبہ کیوں نہ کیا کہ تمام سیاسی دفتروں کی چھان بین ہونی چاہیے اور اس سے تعلق رکھنے والوں کی فہرست مرتب ہونی چاہیے۔ چونکہ ایسا کرنے پر اخبارات کے بنڈل جلانے کا خطرہ تھا۔ لہذا خاموشی میں ممانعت بھی گئی۔

چونکہ مدارس اور مساجد میں خدمات سرانجام دینے والے بے یار و مدگار لوگ ہیں۔ ان کے خلاف جوبی میں آئے قرطاس پر منتقل کرتے جائیں۔ حضور والا! مدارس و مساجد کے بدترین مخالف پرویز شرف سیتلکڑوں مرتبہ اپنی ایجنسیوں کے ذریعے یہ کام کر چکے ہیں۔ لیکن ایک مرتبہ جی اے مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہوئے اور ہمیشہ شرمندگی کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہ کہنا بہت آسان ہے کہ مدارس کے خلاف سرچ آپریشن کیا جائے۔ کیا یہ مدارس دہشت گردی کے اڈے ہیں۔ ان میں زیر تعلیم طلباء و طالبات معزز شہری ہیں۔ ان کی اہانت اور بے توقیری کوئی ہونے دیکا۔ ان کے والدین عزیز و اقارب بھی پاکستانی شہری ہیں۔ کیا یہ لوگ اس پر خاموش رہیں گے۔ کیا بھونڈا مطالبہ ہے۔ یقیناً آپ مدارس کے نظم و نسق اور اس کے ماحول سے لاعلم ہیں۔ مدارس میں زیر تعلیم طلباء اور طالبات کو داخلے کے وقت جس مرحلے پر گزرنا ہوتا ہے اس میں کسی بھی مرحلے میں ایسے لوگ داخل نہیں ہو سکتے جن کا کردار مشکوک نہ ہو۔ ان کا مکمل ریکارڈ سرپرستوں۔ شائسی کارڈ مکمل ایڈریس کا اندراج ہوتا ہے۔ رہی بات کہ مکمل کوائف جمع کیے جائیں، تو یہ اطلاع عرض ہے کہ پاکستان کی تمام ایجنسیاں۔ ان کو فتح کرنے پر دن رات کام کر رہی ہیں، آپ بے فکر رہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ دینی مدارس کے خلاف ایک ذہن بنالیا گیا ہے اور ہر ایراء الخیر ازم سے صحتک اپنا غصہ نکالتا ہے۔ کوئی مسئلہ ہو مدارس اور مساجد کو بدنام کرنے کا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اگر کسی مسجد سے دہشت گرد پکڑے گئے تو یہ آسمان سے نہیں اترے۔ سڑک پر چلتے یہاں تک پہنچتے ہیں۔ انہوں نے جی ٹی روڈ یا میٹروے استعمال کی ہوگی۔ لہذا ان پر موجود چوکیاں اور نا کے کس کام کے لیے ہیں۔ ان میں فرائض سرانجام دینے والوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ افسوس صد افسوس ”نزلہ پر عضو ضعف“ کے مصداق آپ نے بھی مدارس کے خلاف چند جملے لکھ کر فرض ادا کر دیا۔ ایسا کرتے وقت ہم شرم بھی محسوس نہیں کرتے اور نہ ہی حقائق کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

پاکستان میں اس وقت تقریباً تیس ہزار مدارس ہیں۔ جن میں تقریباً 25 لاکھ طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں جن کا تعلق پاکستان سے ہے۔ انہیں یہ حق حاصل ہے کہ جہاں چاہیں تعلیم حاصل کریں۔ انہیں صوبوں تک محدود کرنے کا مطالبہ غیر آئینی، غیر شرعی ہے۔ خاص کر اگر یہ مطالبہ نوائے وقت جیسا نظریاتی اخبار کرے تو بہت افسوس ہوتا ہے۔ جبکہ تمام یونیورسٹیوں میں جہاں سے چاہیں طلبہ آکر داخلے کئے ہیں ان کے لیے پابندی کیوں نہیں؟

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ 2005 سے غیر ملکی طلبہ کے لیے مدارس کے دروازے حکومت نے بند کر رکھے ہیں۔ اس لیے اب صرف پاکستانی طلبہ ہی مدارس میں موجود ہیں۔ کیا آپ یہ حق بھی چھیننا چاہتے ہیں؟ مدارس میں زیر تعلیم بچے، بچیاں نادار اور غریب گھروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے تمام اخراجات مدارس برداشت کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ آپ معاشرے میں اس محروم طبقے کو مزید مشکلات میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔

امید ہے ان معروضات پر غور فرمائیں گے اور اپنے خیالات پر نظر ثانی فرمائیں گے۔

والسلام علیکم

محمد یسین ظفر

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

کے مطابق گوبر کے اس ڈھیر پر چوٹیوں کے بل کے قریب ایک کوا آن بیٹھا۔ سردار عبدالمطلب نے اس جگہ کی کھدائی شروع کی تو کچھ کھدائی کرنے کے بعد کنویں کے نشانات مل گئے تو انہوں نے خوشی کے مارے ”اللہ اکبر“ کہا۔

قریش نے دیکھا کہ سردار عبدالمطلب کو ان کا مقصود مل گیا ہے تو انہوں نے آکر کہا کہ عبدالمطلب! یہ کنواں تو ہمارے باپ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا ہے اس پر جس طرح آپ کا حق ہے بالکل اسی طرح ہمارا بھی اس پر حق ہے۔ آپ ہمیں بھی اس میں شریک کریں۔

یاد رہے کہ جب سردار عبدالمطلب نے چاہ زم زم کی تلاش کے لیے کھدائی شروع کی تھی تو اس وقت انہی لوگوں نے رکاوٹ ڈالنے کی پوری پوری کوشش کی تھی مگر عبدالمطلب کو چونکہ اپنے خواب کے سچے ہونے کا پورا یقین تھا اس لیے انہوں نے قوم کی مخالفت کی پروا نہ کی بلکہ یہ بھی کہا کہ اگر اللہ مجھے دس نرینہ اولاد سے نوازے تو میں ان میں سے ایک کو اللہ کی راہ میں ذبح کروں گا۔ قوم کی طرف سے زم زم میں شراکت کے مطالبے کو سردار عبدالمطلب نے ٹھکرا دیا اور کہا کہ میں تمہیں اس میں شریک نہیں کروں گا۔ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے کہ اللہ کی طرف سے تم سب میں سے یہ امتیاز صرف مجھی کو دیا گیا ہے۔ پوری قوم نے ان کے خلاف ایکا کر لیا اور کہنے لگے کہ آپ ہمارے ساتھ انصاف کریں اور ہمیں بھی اس میں شریک کریں ورنہ اس کی خاطر ہمیں اگر آپ سے لڑائی بھی کرنا پڑی تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

سردار عبدالمطلب نے جب قوم کے بدلتے ہند دیکھے تو اختلاف سے بچنے کی خاطر کہا کہ اچھا تم جسے چاہو اس معاملے میں حکم مقرر کر لو وہ جو فیصلہ کر دے ہم سب اسے قبول کریں گے۔

قوم نے کہا کہ ہوسعد بن ہذیل کی معروف نبوی عورت کو ہم اس بارے میں فیصلے کے لیے منتخب کرتے ہیں۔ سردار عبدالمطلب نے کہا کہ مجھے اس کا فیصلہ منظور ہو گا۔ وہ عورت سرزمین حجاز اور شام کے درمیان مکہ مکرمہ سے دور دراز کسی جگہ رہتی تھی۔ چنانچہ سردار عبدالمطلب بنو عبدمناف کے کچھ لوگ اور قریش کے ہر ہر قبیلے سے ایک ایک معتبر و معزز شخص قافلے کی صورت میں روانہ ہوئے۔

چاہ زم زم کی گمشدگی، نشاندہی اور کھدائی

جناب ابو حمزہ پروفیسر سعید یحییٰ السعیدی

نے اس سے پوچھا کہ ”برہ“ سے کیا مراد ہے؟ وہ مجھے کوئی جواب دیے بغیر چلا گیا۔

اس سے اگلے دن پھر میں اسی جگہ سویا ہوا تھا کہ خواب میں کسی نے مجھ سے کہا کہ ”مضونہ“ کی کھدائی کرو۔ میں نے اس سے پوچھا کہ ”مضونہ“ سے کیا مراد ہے؟ اس نے میری بات کا کوئی جواب نہ دیا اور چلا گیا۔ اس سے اگلے دن پھر میں وہیں سویا ہوا تھا کہ حسب سابق ایک آنے والے نے خواب میں مجھ سے کہا کہ ”چاہ زم زم“ کی کھدائی کرو۔ (طیبہ برہ اور مضونہ یہ سب زم زم کے نام ہیں) میں نے اس سے دریافت کیا کہ ”زم زم“ سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا کہ وہ ایسا بابرکت پانی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا اور نہ کبھی کم ہوگا۔ حج کرنے والے لوگ خواہ کتنی ہی تعداد میں آجائیں وہ سب کو سیراب کرے گا۔ وہ کنواں گوبر اور خون کے ڈھیر کے پاس جہاں لوگ جانور ذبح کر کے آلائش پھینکتے ہیں وہاں چوٹیوں کے بل کے قریب اس جگہ پر ہے جہاں ”غراب اعصم“ (یعنی ایسا کوا جس کی چونچ اور ٹانگیں سرخ ہوں یا اس کا پیٹ اور پر سفید ہوں) آکر بیٹھے۔

زم زم کی کھدائی کے بارے میں قریش کی سردار عبدالمطلب کے ساتھ محاسنت:

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جب سردار عبدالمطلب کو خواب میں بار بار اس کنویں کی کھدائی کرنے کی ہدایت کی گئی اور انہیں اس کی جگہ کے متعلق بھی پوری پوری نشاندہی کر دی گئی تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہ ایک سچا خواب ہے۔

صبح ہوئی تو انہوں نے کدال سنبھالی اور اس وقت تک کے اپنے اکلوتے فرزند حارث کو ساتھ لیا اور صفا کے قریب جہاں اساف اور نائلہ کے پتھر لیے جسموں کے قریب جہاں لوگ ان بتوں کے نام پر جانور ذبح کر کے آلائش پھینکتے تھے ادھر متوجہ ہوئے تو خواب میں نشان دی

مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کی قریب ظہور زم زم کے بعد بنو جرہم کا قبیلہ آباد ہو گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں بہت سی بے اعتدالیاں در آئیں اور ان میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ وہ ہیر دن مکہ سے آنے والے لوگوں پر ظلم ڈھاتے، لوگوں کی طرف سے کعبہ منظمہ کے لیے پیش کیے جانے والے تحائف اور ہدایا کھا جاتے، حرمت مکہ کا خیال نہ رکھتے۔ چنانچہ ان کی بے اعتدالیوں اور حجاج کرام پر ان کے ظلم اور زیادتیوں کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اعزاز و اقتدار سے محروم کرنے اور مکہ مکرمہ سے نکالنے کا فیصلہ کیا تو بنو بکر بن عبدمناف بن کنانہ اور غیشان بنی خزاعہ نے ان پر حملہ کر دیا۔ بنو جرہم شکست سے دو چار ہوئے ان کے سردار عمرو بن حارث بن مضاض نے کعبہ مشرفہ کے نفیس اور بیش قیمت تحائف و ہدایا کو چاہ زم زم میں پھینک کر اسے مٹی سے اس حد تک پاٹ دیا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا کہ ہم تو مکہ کی سکونت اور زم زم پینے کی سعادت سے محروم ہو رہے ہیں بعد والے بھی زم زم نہ پی سکیں اور اپنے قبیلے سمیت یمن کی جانب فرار ہو گیا۔

اس واقعہ پر طویل مدت گزر گئی اور زم زم کا تذکرہ اور اس کا محل وقوع لوگوں کے ذہنوں سے محو ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی کے جد امجد سردار عبدالمطلب کو ایک اعزاز سے اس طرح نوازا کہ وہ ایک دفعہ کعبہ کے سائے میں حطیم کے اندر اپنی مسند پر محو استراحت تھے کہ خواب میں کسی نے انہیں چاہ زم زم کو کھودنے کا حکم دیا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب عبدالمطلب نے بیان کیا کہ میں حطیم والی جگہ پر سویا ہوا تھا کہ خواب میں کسی نے آکر مجھ سے کہا کہ ”طیبہ“ کی کھدائی کرو۔ میں نے اس سے پوچھا کہ ”طیبہ“ سے کیا مراد ہے؟ اس نے کوئی جواب نہ دیا اور چلا گیا۔

دوسرے دن پھر میں اسی جگہ سویا ہوا تھا کہ خواب میں آنے والے نے مجھ سے کہا کہ ”برہ“ کو کھودو۔ میں

پاکستان اور سعودی عرب مضبوط رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں: ریجنل ڈائریکٹر رابطہ عالم اسلامی

سعودی عوام ہر مشکل گھڑی میں پاکستان اور پاکستانی عوام کے شانہ بشانہ ہیں اور رہیں گے: عبداللہ محمد ابراہیم رابطہ عالم اسلامی انٹرنیشنل اسلامک ریلیف کے ریجنل ڈائریکٹر عبداللہ محمد ابراہیم عتیمین نے کہا کہ پاکستان اور سعودی عرب آپس میں مضبوط رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ یہ دو قلب یک جا ہیں اس لیے سعودی ادارہ ہر مشکل گھڑی میں پاکستان اور پاکستانی عوام کے شانہ بشانہ ہیں اور رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل سے رابطہ عالم اسلامی انٹرنیشنل اسلامک ریلیف کے میدان میں مستعد اور مستحقین کی خدمت کے لیے کوشاں ہے۔ رابطہ عالم اسلامی انٹرنیشنل اسلامک ریلیف خدا خواستہ کسی مصیبت کی گھڑی کا انتظار نہیں کرتا بلکہ مستطاب مستحقین بتائی مساکین یتیموں اور سفید پوش کی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے منسہرہ جامعہ امدادیہ ڈب نمبر ۲ دارالاربعاء بھیر کنڈ اور نیل مانسہرہ میں عید الاضحیٰ کے موقع پر پانچ ہزار خاندانوں میں قربانی کا گوشت تقسیم کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سابق سینیٹر مولانا سید ہدایت اللہ شاہ سرداریاقت اور دیگر بھی موجود تھے۔ پاکستان میں رابطہ عالم اسلامی انٹرنیشنل اسلامک ریلیف کی خدمات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔

مدینہ منورہ: حاجیوں کے لیے ”شاہ عبداللہ شہ“ کی تعمیر شروع ۵۵ ارب ریال لاگت آئے گی

یہ جگہ مسجد نبوی سے تین کلومیٹر اور مسجد قباء سے نو سو میٹر دور ہے منصوبہ دو سال میں مکمل ہوگا مدینہ منورہ میں زائرین کے لیے خصوصی کثیر المنز ل رہائشی عمارتیں تعمیر کرنے کے لیے ۵۵ ارب ریال کی لاگت سے شاہ عبداللہ شہ برائے حجاج کے پہلے مرحلے پر تعمیراتی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ یہ شہر ۱۶ لاکھ مربع میٹر اراضی پر پھیلا ہوگا اور ۱۰۰ کثیر المنز ل رہائشی تاورز کا تعمیراتی منصوبہ دو سال میں مکمل ہوگا۔ یہ منصوبہ مسجد نبوی کے مغرب میں تین کلومیٹر دور واقع اراضی پر شروع کیا گیا ہے جو مسجد میقات سے بھی تین کلومیٹر اور تاریخ اسلام کی سب سے پہلی مسجد قباء سے ۹۰۰ میٹر کے فاصلے پر ہے۔ مدینہ کے گورنر شہزادہ فیصل بن سلمان نے بتایا ہے کہ شاہ عبداللہ نے وزارت خزانہ کو اس منصوبے پر فوری عمل درآمد کی ہدایت کر دی ہے۔

مسجد الحرام میں دنیا کا سب سے بلند دروازہ نصب نام باب الملک عبداللہ رکھ دیا گیا

مسجد الحرام میں دنیا کا سب سے بلند دروازہ نصب کر دیا گیا ہے جسے الملک عبداللہ بن عبدالعزیز گیت کا نام دیا گیا ہے۔ یہ دروازہ مسجد الحرام کے شمالی جانب تعمیر کیے جانے والے نئے توسیعی حصے میں بنایا گیا ہے جسے اب مسجد کے مرکزی دروازے کا مقام حاصل ہے۔ اس دروازے کا ڈیزائن مسجد الحرام کے پرانے دروازوں سے مشابہ ہے اور اس کے اوپر قرآنی آیات کندہ کی گئی ہیں۔

گئے۔ آؤ ہمیں سے واپس چلتے ہیں۔

چنانچہ سب لوگ وہیں سے مکہ مکرمہ کی طرف لوٹ آئے اور اس کا بندہ (نجومی عورت) کی طرف نہ گئے۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ



اظہار تشکر

گذشتہ دنوں ہمارے گھر شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگ گئی الحمد للہ کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا لیکن گھر کا تمام سامان جل گیا، خیر نشتر ہونے پر مرکزی جمعیت اور اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے رہنماؤں نے اظہار ہمدردی کیا اور ڈھارس بندھائی جس پر میں تمام احباب کا شکر گزار ہوں۔

منجانب: بتیق الرحمن طاہر نائب صدر A.Y.F پاکستان

محمد ﷺ کے اس عظیم المرتبت دادے اور قریش کے خوش خصال سردار نے بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان لوگوں سے فرمایا کہ ہمارے اللہ نے ہمیں وافر مقدار میں شیریں پانی مہیا فرما دیا ہے۔ آؤ تم بھی پی لو اور اپنے مشکیزے بھی بھرو۔ چنانچہ سب نے خوب خوب پانی پیا اپنی ضرورتیں پوری کیں اور مشکیزے بھی پانی سے بھر لیے۔

یہ سارا منظر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سردار عبدالطلب کو ملنے والا اعزاز اور ان کا اخلاق دیکھ کر وہ سب کہہ اٹھے کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں اور ہمارے خلاف فیصلہ کر دیا ہے۔ اسی نے آپ کو زم زم کی سعادت سے نوازا ہے۔ اے سردار! اللہ کی قسم! ہم زم زم کے بارے میں کبھی بھی آپ سے تنازعہ نہیں کریں

مگر طویل فاصلے پر آئے آب و گیاہ ویران صحرا تھے دوران سفر تھکے تھے دلوں کا پینے کا پانی ختم ہو گیا۔ سب کو اس قدر پیاس لگی کہ وہ موت کے قریب جا پہنچے۔

سردار عبدالطلب کے مخالف گروہ کے پاس کچھ پانی ابھی موجود تھا۔ آپ نے ان سے پانی طلب کیا تو انہوں نے پانی دینے سے انکار کر دیا اور یہ مجبوری ظاہر کی کہ ہم اس وقت ایسی جگہ پر ہیں جہاں پینے کے لیے مزید پانی دستیاب نہیں ہم اگر آپ کو پانی دے دیں تو ہم بھی مشکل میں پھنس سکتے ہیں۔ اس صورت حال میں عبدالطلب نے اپنے رفقاء سے مشورہ کیا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ رفقاء نے کہا کہ ہم کیا کہہ سکتے ہیں آپ جو حکم دیں ہم وہی کریں گے تو عبدالطلب نے کہا کہ ہم میں جس قدر ہمت ہے ہر کوئی اپنے لیے ایک گڑھا کھودے تاکہ ہم میں سے اگر کوئی آدی مر جائے تو باقی لوگ اسے گڑھے میں ڈال کر اوپر سے مٹی ڈال دیں۔ اس طرح یہ ہوگا کہ ہم سب بغیر قبر کے مرنے کی بجائے صرف آخری آدی بغیر قبر کے رہ جائے گا۔ سب نے کہا کہ آپ کی تجویز بہت اچھی ہے۔ چنانچہ سب نے گڑھے کھودے اور پیاسے پیٹھے موت کا انتظار کرنے لگے۔

اسی دوران سردار عبدالطلب نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہمارا اس طرح اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دینا اور دوڑ دھوپ نہ کرنا اور زندگی بچانے کے لیے کچھ نہ کرنا اچھا کم ہمتی ہے۔

انہو! یہاں سے کوچ کریں شاید اللہ تعالیٰ ہمیں کہیں سے پانی مہیا کر دے۔ ان کی یہ بات سن کر سب لوگ اللہ کر کوچ کی تیاریاں کرنے لگے۔ ان کے مخالفین یہ سب منظر دیکھ رہے تھے۔ سردار عبدالطلب اپنی سواری کی طرف بڑھے۔ اس پر سوار ہو کر روانہ ہوئے تو اللہ کی قدرت سے اونٹنی کے پاؤں کے نیچے سے شیریں پانی کا چشمہ اہل پڑا۔

پانی کو دیکھ کر سردار عبدالطلب اور ان کے ساتھیوں نے خوشی سے ”اللہ اکبر“ کا نعرہ بلند کیا۔ سب لوگ دکھ گئے۔ سب نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور اپنے پاس موجود تمام مشکیزے اور مشکیزے بھی پانی سے بھر لیے۔ آپ کے مخالفین نے تو آپ کو پینے کے لیے پانی دینے سے انکار کر دیا تھا مگر عظیم القدر پوتے (حضرت

اس کی تردید کرتے تھے۔ (تذکرہ: ۸۳۳)

اسناد

بقول امام عبداللہ بن مبارک سندوین میں سے ہے
[عن عبدالله بن المبارك يقول: الاسناد من
الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء]
(مقدمہ منسلک: ۳۴۔ طبع نعمانی لاہور)

”اسناد“ دین میں داخل ہیں اور اگر اسناد نہ ہوتیں تو
ہر شخص جو چاہتا کہہ ڈالتا اور اپنی بات چلا دیتا۔

محدثین کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے
حدیث کے بیان میں سند کو بہت اہمیت دیا ہے۔ تو امام
دقاق غریب احادیث و اسانید کو خوب جانتے تھے۔ جیسا
کہ امام ذہبی نے لکھا ہے امام سلفی کہتے ہیں کہ میں نے
حافظ اسماعیل بن محمد سے کہتے ہوئے سنا ہے: میرے علم
میں ایسا کوئی شخص نہیں جو غریب احادیث اور غریب
اسانید کو ابو عبداللہ دقاق سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔

(تذکرہ: ۸۳۳۔ طبقات الحدیث ۲/۲۹۔ تاریخ اسلام ۲۰۶)
امام صاحب میں یہ بھی ایک اچھا وصف تھا کہ عقل
علم والے (محدث) اصحاب کی طرف بھی رجوع کر لیا
کرتے تھے۔ (تاریخ اسلام: ۲۰۶)

امام موصوف زیادہ دولت مند نہ تھے تاریخ اسلام
نے لکھا ہے کہ آپ کی زندگی ٹھاٹھ بانٹھ کے ساتھ تو نہیں
گذری لیکن متوسط قسم کے انسان تھے۔ قرآن مجید کے
ساتھ لوگوں کی اصلاح کرتے رہے اور آپ مجاہد قسم کے
انسان تھے۔ (تاریخ اسلام: ۲۰۶)

دقاق کی وجہ

امام ذہبی تحریر کرتے ہیں: ان کا اپنا بیان ہے کہ
محدثین میں اپنے دوست ابوہی دقاق کی وجہ سے دقاق
مشہور تھے۔ وہ مجھ سے پوچھتے تھے کہ ہم کس نام سے
تمہارے سماع کا تذکرہ کریں؟ میں نے کہا: دقاق کے نام
سے۔ (تذکرہ: ۸۳۳)

وفات

علم ہدایت کا یہ چراغ شوال ۵۱۶ھ کو بجھ گئے
لیے گل ہو گیا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ



امام محمد بن عبدالواحد بن محمد دقاق

جناب محمد اشرف جاوید بن محمد صدیق (فیصل آباد)



ایک جماعت نے حدیث کی تعلیم کی اور دوسری جماعت
محدثہ کریمہ کو بھی آپ سے سماع حاصل تھا۔ (تذکرہ: ۸۳۳۔
سیر اعلام ۱۹/۲۷۵۔ تاریخ اسلام (تذکرہ امام صاحب) ۲۰۶)

مقام

امام ذہبی نے لکھا ہے کہ [الحافظ الاوحد
المفيد الرحال] اصہبان کے رہنے والے بلند پایہ حافظ
حدیث تھے۔ (سیر اعلام ۱۹/۲۷۴۔ تذکرہ: ۸۳۳)
ان کی تعریف میں لکھا گیا:

[وعنى بهذا الفن وكعب عن د ب ودرج
وكان محدثنا أثريا]

امام صاحب نے اس فن کے ساتھ التزام کیا
انہوں نے زندہ اور وفات پانے والے لوگوں سے
حدیث کو لیا۔ امام صاحب اہل حدیث محدث
تھے۔

بلکہ امام ذہبی نے تاریخ اسلام میں ان کی مدح
میں الفاظ نقل کیے ہیں:

كان صالحا محدثنا سنيا اثريا ديننا قانعا

(تاریخ اسلام: ۲۰۶۔ عبر ۳/۳۹۔ شذرات

الذہب ۳/۵۳۔ سیر اعلام ۱۹/۲۷۵)

اور امام ذہبی اپنا تاثر یوں بیان کرتے ہیں:

قلت كان الدقاق محدثنا مكثرا اثريا متبعاً۔

(سیر ۱۹/۴۷۵)

امام صاحب میں یہ صفت بھی نمایاں تھی کہ [فقیرا
محققا] امام دقاق صالح، فقیر اور عقیف تھے۔ (سیر اعلام
۱۹/۲۷۵۔ تذکرہ: ۸۳۳)

سنت رسول اللہ ﷺ اور امام صاحب

امام ذہبی کا بیان ہے کہ سنت کی اتباع آپ کا طرہ
امتیاز تھا اور اشعریوں کے سخت خلاف تھے کیونکہ امام
دقاق سلفی محدث تھے۔ ہر وہ کام جو سنت کے خلاف تھا

آپ کا نام محمد بن عبدالواحد بن محمد تھا۔ کنیت
ابو عبداللہ اور لقب دقاق تھا۔ (طبقات الحدیث: ۲۸/۴۔
تذکرہ: ۸۳۳۔ تاریخ اسلام)

پیدائش

امام دقاق کی ولادت محلہ جزو آن میں ۳۳۵ھ میں
ہوئی جو اصہبان کا بہت بڑا محلہ ہے۔ (طبقات الحدیث:
۲۸/۴۔ سیر اعلام ۱۹/۲۷۴۔ تذکرہ: ۸۳۳)

استاذ لطلب الحدیث

حضرت الامام نے طلب حدیث کے لیے دور دراز
کے ملکوں کے سفر کیے۔ ان میں سے نیشاپور، طوس، سرخس،
ہرات، مرو، جرجان، بخارا، سمرقند، کرمان، بلخ، بلکہ امام ذہبی
نے ایک سو بیس گئے ہیں۔ پہلا سفر ۶۶ سال کی عمر میں
کیا۔ جن لوگوں سے اصہبان میں حدیث لکھی، ایک ہزار
سے زیادہ اور جن سے سفر میں استفادہ کیا ان کا شمار بھی
ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ (تذکرہ: ۸۳۳) سیر اعلام
النعماء ۱۹/۲۷۴۔ ۲۷۵)

استاذ کرام

عبداللہ بن شعیب، حمید بن احمد بن فضل الباطرقانی،
سعید العیازی، ابی الفضل عبدالرحمن بن احمد الرازی، اصحاب
ابن المقری اور شیعنا ابی القاسم بن مندہ ان کے علاوہ ابن
المقری کے چھ تلامذہ سے بھی مستفید ہوئے اور ہرات
نیشاپور میں ۷۰ مشائخ سے سماع کیا۔ ان سے سماع ۴۷
سال کی عمر میں کیا۔ کثرت سفر کے باوجود بیت اللہ کی
سعادت سے بھی محروم رہے۔ (سیر اعلام: ۱۹/۲۷۴)

تلامذہ کرام

امام صاحب کا اپنا بیان ہے کہ میں نے پہلے پہل
سرخس میں ۴۷ھ میں حدیث المادہ کرانا شروع کی اور مجھ
سے امام ابو عبداللہ عمری نے سماع کیا تھا اور ابوطاہر سلفی
ابوسعید محمد بن عبدالواحد ابوموسیٰ مدینی، خلیل بن بدر اور

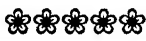
تحریر ختم نبوت

بقیہ

نہایت قیمتی رہی۔ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان کے لیے اور ان سے ملوانے والے ”بہر شیر“ مولانا شیر خان جمیل احمد کے لیے دعائیں نکلتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ، تاجدار ختم نبوت ﷺ کی چوکھٹ کے ان دربانوں اور برصغیر پاک و ہند کے ان جلیل القدر خدام خاتم النبیین ﷺ کی محنتوں کو قبول کرے (آمین)

جزاءہ اللہ عنا وعن جميع المسلمين احسن

الجزاء



الاسلام ڈائری 2015ء

المحدثہ 2015ء کی ”الاسلام“ ڈائری کی ترتیب کا کام جاری ہے احباب جماعت اولین فرصت میں اپنے اشتہارات اور اہم فون نمبر جلد ارسال فرمائیں تاکہ ڈائری بروقت شائع ہو سکے۔ یاد رہے کہ سابقہ فون نمبر ختم کر دیے ہیں۔

2,500 روپے

1,500 روپے

800 روپے

300 روپے

نوٹ: اشتہار کے ساتھ اس کا زر اشاعت آنا ضروری ہے۔

رابطہ: ادارہ الاسلام ڈائری دفتر ہفت روزہ اہل حدیث
چوک اہل حدیث 106 راوی روڈ۔ لاہور

0321-6487892 - 0300-4478611
042-37720257 - 055-4443265

ضرورت سے الحدیث

جامعہ ام حبیبہ للبنات لاہور میں کہنہ مشق اور قابل (مرد) استاد کی فوری ضرورت ہے جو تمام کتب احادیث تفسیر جلالین اور گرامر پڑھانے کے ماہر ہوں۔ شادی شدہ یا عمر رسیدہ ہوں۔

نیز ایک حافظ قاریہ کی ضرورت ہے جو شعبہ حفظ اور تجوید و قراءت پڑھا سکے۔

رابطہ: 0302-7575175

0302-8484044 - 0323-8800582

دورہ سالانہ تبلیغی جلسہ

۱۵-۱۶ نومبر بمقام منڈا پنڈ جس میں ملک بھر سے جید علماء کرام اور خطباء حضرات تشریف لارہے ہیں۔ تفصیلی اشتہار کا انتظار فرمائیں۔

منجانب: افتخار احمد فراز ضلعی صدر A.Y.F فیصل آباد

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا جاوید ہاشمی کی حمایت کا اعلان

پروفیسر ساجد میر نے سیاسی کمیٹی کے ارکان کی مشاورت سے حمایت کے فیصلے کی منظوری دے دی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے 16 اکتوبر کو ملتان کے حلقہ این اے 149 میں ہونے والے ضمنی انتخاب میں جاوید ہاشمی کی حمایت کا فیصلہ کیا ہے۔ مرکزی امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے سیاسی کمیٹی کے ارکان کی مشاورت سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں رکن قومی اسمبلی حافظ عبدالکریم سیکرٹری جنرل کو انتخابی مہم میں شرکت کی ہدایت کی ہے۔ حافظ عبدالکریم نے جاوید ہاشمی سے ملاقات کر کے جماعت کی طرف سے ان کی حمایت کے فیصلے سے آگاہ کیا۔ مقامی کارکنان اور علماء حضرات کو جاوید ہاشمی کی حمایت کے لیے بھرپور کردار ادا کرنے کی ہدایات بھی جاری کر دی گئی ہیں۔ حمایت کے اعلان پر جاوید ہاشمی نے سینیٹر پروفیسر ساجد میر کا شکریہ ادا کیا۔

فریضہ و حج سے مراجعت!

مستند فقہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینیٹر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ، جناب مولانا یوسف سراج، چیف ریسرچ سٹریٹجیام ٹی وی لاہور اور جناب پروفیسر احمد حماد اسلامی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد فریضہ و حج کی ادائیگی کے بعد پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سفر حج قبول فرمائے۔ ادارہ انہیں مبارک باد پیش کرتا ہے۔ (ادارہ)

حالیہ سیلاب اور اہل حدیث پوتھ فورس کی امدادی سرگرمیاں

14 اگست اور ستمبر میں ہونے والی طوفانی بارشوں کے نتیجے میں پنجاب، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کے اضلاع بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق طوفانی بارشوں اور سیلاب کے باعث اب تک 135 افراد جاں بحق ہو گئے ہیں اور 120 افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ سینکڑوں مکانات تباہ ہو گئے اور بے شمار مکانات کو جزوی طور پر نقصان پہنچا ہے۔ ہزاروں دیہات بری طرح متاثر ہوئے۔ لاکھوں ایکڑ رقبہ زیر آب آنے سے چاول اور کپاس کی فصل تباہ ہو گئی ہے۔ لوگوں کے ہزاروں قیمتی مویشی سیلاب کی زد ہو گئے۔

اہل حدیث پوتھ فورس نے ہنگامی صورت حال کے فوراً بعد گلگت، آزاد کشمیر اور پنجاب کے شہروں اور دیہاتوں میں ریسکیو اور ریلیف سرگرمیوں کا آغاز کر دیا۔ پوتھ فورس اس وقت 122 اضلاع میں امدادی سرگرمیوں میں حصہ لے رہی ہے۔ پنجاب میں دور دراز دیہاتوں میں لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچایا گیا۔ جن کے گھر تباہ ہوئے ان کا سامان نکالنے کا کام بھی سرانجام دیا گیا۔

اب تک متاثرہ علاقوں میں پوتھ فورس کے تحت 38 ریلیف کیمپ قائم کیے جا چکے ہیں جہاں متاثرین میں سے اب تک 500 کو لاکھ لاکھ کھانا فراہم کیا جا چکا ہے۔ اہل حدیث پوتھ فورس کے کارکنان پانی میں پھنسے لوگوں کے لیے ٹیوبز کی مدد سے دھکیں اور کشتیوں کی مدد سے دور دراز علاقوں تک لوگوں کے گھروں میں کھانا تقسیم کر رہے ہیں۔ نیز اب تک 1000 خاندانوں کو خشک راشن فراہم کیا جا چکا ہے۔

بچوں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے متاثرہ علاقوں میں بکٹ جس اور خشک دوا کے 1000 پیکٹ تقسیم کیے گئے ہیں۔ تریپال، گھمراٹیاں، کپڑوں اور جوتوں کے جوڑے بھی تقسیم کر دیے گئے ہیں۔ متاثرین میں علاج معالجے کی سہولیات کے لیے پوتھ فورس کے تحت متاثرہ علاقوں میں میڈیکل کیمپ، موبائل میڈیکل ساجد میر موبائل ہسپتال جہاں اب تک 9000 سے زائد مریضوں کو علاج معالجے کی سہولیات فراہم کی جا چکی ہیں۔

متاثرہ علاقوں میں ہونے والے نقصانات اور پوتھ فورس کی امدادی سرگرمیوں کے جائزے کے لیے اہل حدیث پوتھ فورس کے صدر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی، جنرل سیکریٹری حافظ فیصل افضل شیخ، صدر پنجاب حافظ محمد عمران تبسم، جنرل سیکریٹری پنجاب حافظ منظور الحق، معاون صدر نعمت اللہ ظفر سمیت دیگر ذمہ داران وقتاً فوقتاً متاثرہ اضلاع کا دورہ کرتے رہے۔

صدر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے کہا کہ اہل حدیث پوتھ فورس متاثرین کی مکمل بحالی تک امدادی سرگرمیاں جاری رکھے گی۔

رپورٹ: عطاء الرحمن حقانی، ناظم دفتر A.Y.F-106 راوی روڈ لاہور

سیلاب زدگان میں امدادی سامان کی تقسیم

انعام ٹرسٹ فیروز وٹوالں ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام حافظ شاہد امین صاحب ناظم شعبہ خدمت خلق مرکزی ہدایت کے مطابق محمود پورہ شریف (ضلع حافظ آباد) اور مضافاتی علاقوں میں سیلاب متاثرین میں عیدینکے جس میں ۳ عدد گائے کا گوشت اور اشیائے خورد و نوش و دیگر ضروری اشیاء تقسیم کی گئیں جس کو مقامی احباب جماعت نے بے حد سراہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انعام ٹرسٹ فیروز وٹوالں اور اس کے منتظمین کی مساعی جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین!

منجانب: شعبہ خدمت خلق

تحصیل ظفر وال میں متاثرین سیلاب کے لیے امدادی سرگرمیاں

ماہ ستمبر میں سیلاب سے پیدا شدہ صورتحال سے متاثرین کی امداد کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث پوتھ فورس تحصیل ظفر وال نے حافظ عبدالغفار ریحان امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ظفر وال کی سرپرستی میں بروقت سرگرمیوں کا آغاز کر دیا تھا جن میں تقریباً چار لاکھ روپے مالیت کے برابر ۳۲ خاندانوں میں راشن تقسیم کیا۔ ۲۰ گھرانوں سے نقد رقم کی صورت میں تعاون کیا گیا۔ ۱۱۲ افراد کی کپڑوں (سوٹ) کی شکل میں دلجوئی کی گئی۔ ۲۰۰۰ گولیاں پانی صاف کرنے والی تقسیم کی گئیں۔ سینکڑوں لوگوں کو مفت ادویہ فراہم کی گئیں۔

منجانب: اسد اللہ گل رابطہ سیکریٹری تحصیل ظفر وال

افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک

الحمد للہ مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ (ایم این اے) کے خصوصی تعاون اور سکھر کی جماعت کی انتھک محنت اور لگن کی بدولت ۳ ماہ کے قلیل عرصہ میں منور مسجد اہل حدیث از سر نو تعمیر ہو چکی ہے جس پر ۲۵ لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔ ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۴ء کو محترم شیخ پروفیسر محمد سلفی حفظہ اللہ مدیر جامعہ ستاریہ کراچی نے افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا۔

منجانب: مولانا محمد عثمان امیر سکھر

پانچویں سالانہ فضائل صحابہ کا نفرنس

گھونگت میرج ہال کچا کھیالی روڈ گوجرانوالہ ۱۳ نومبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء (ان شاء اللہ) پانچویں سالانہ فضائل صحابہ کا نفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ زیر سرپرستی مولانا محمد عارف اثری سینئر نائب امیر شہر گوجرانوالہ زیر صدارت مولانا شتیق الرحمن خلیق۔ مقررین: حضرت مولانا منظور احمد حضرت مولانا محمد یوسف پروردی حضرت مولانا محمد طارق محمود یزدانی حضرت مولانا ناصر مدنی

الذاعی الی الخیر: حافظ معظم عارف خطیب جامع مسجد عمر فاروق اہل حدیث۔ گوجرانوالہ

احباب توجہ فرمائیں

مولانا محمد اسماعیل شتیق خطیب سندری فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب میں ہیں۔ ان کی واپسی ۱۲ اکتوبر کو متوقع ہے۔ جن احباب نے ان سے پروگرام کے لیے وعدے لے رکھے ہیں ان سے مولانا کی آمد تک معذرت کی جاتی ہے۔

مولانا کا سعودیہ میں رابطہ نمبر: +966580889560

منجانب: عطاء الرحمن حقانی

خطبہ جمعۃ المبارک

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث مارچ بازار سکھر میں ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۴ء کا خطبہ جمعۃ المبارک امیر ضلع سکھر مولانا محمد عثمان صاحب ارشاد فرمائیں گے۔ آغاز خطبہ ۱۲:۴۰۔

موضوع: (واقعہ کربلا حقائق و پس منظر)

منجانب: شعبہ تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث سکھر

پروفیسر ڈاکٹر محمد عیسیٰ گیلانی

پچھلے دنوں جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد عیسیٰ گیلانی کو بڑی گواہیت بڑا صدمہ پہنچا جب ۲۶ ستمبر ۲۰۱۴ء بروز جمعۃ المبارک ان کا جہاں سال صاحبزادہ جنید عیسیٰ حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیٹا اور اہلیہ سگووار ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ حافظ احمد شاہ صاحب نے پڑھائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت تادم فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ جناب پروفیسر اور لواحقین کے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

جامعہ اسلامیہ اسلامیہ

۲۲ اکتوبر ۲۰۱۴ء بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد بیت المحکم اہل حدیث عید گاہ روڈ ظفر وال میں زیر سرپرستی حافظ عبدالغفار ریحان امیر تحصیل ظفر وال جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا ہے۔

مقررین: علامہ طارق محمود یزدانی امیر ضلع کمرات مولانا محمد حسین مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی (کاسوکی) قاری نعیم الرحمن شیخوپوری۔

نوٹ: ۳۰ علماء کرام اور ۱۳ حافظ کرام میں اسناد تقسیم کی جائے گی جو اس سال فارغ ہوئے ہیں۔

منجانب: جامعہ رحمتین ظفر وال ضلع ماروال
فون: 054-2538028



فیصل
معمون قوت
دماغ و اعصاب

دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

بذریعہ ڈاک ڈیلیوری کسی اضافی خرچ کے بغیر

0314-3085577

5 گرام دودھ کے صولہ، صبح شام Wgt.: 600gm 1200

چہرے کی شادابی، حافظہ کی تیزی، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک

بے خوابی، ذہنی دباؤ، جسمانی کمزوری اور اعصابی تلاء کا کثیر علاج

معدہ و جگر کی گرمی اور کمزوری کا بہترین علاج

ہر موسم، ہر جرح اور ہر عمر میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

حمل، ولادت، زچگی اور رضاعت کی تمام کمزوریوں کا علاج

نظام ہضم کی درستگی، اعصاب کی کمزوری اور پیدائش خون، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے اصولی نسخہ

ہر عمر کی خواتین و حضرات کیلئے یکساں مفید

بیاری اور آپریشن کے بعد جوئے والی کمزوری کا بہترین علاج

Star Plaza,
D-Ground, Faisalabad.
0314-3085577

فیصل
FOODS



عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

گولڈن

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

امپورٹڈ U.P.S

بھی دستیاب ہیں۔

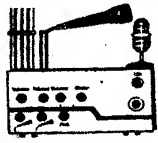
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارن، ہارن، ہارن اور مرمت کا کام قلمی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
دراستی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی دراستی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

0343-6007696

055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹرز ایم اے اے مغل (ماہر مینیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار

0333-8294645

055-4237974

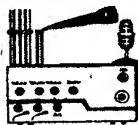
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارن، ہارن اور مرمت کا کام قلمی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹرز محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین دراستی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی
ہارن، ہارن، ہارن اور مرمت کا کام قلمی بخش کیا جاتا ہے۔
کوالیفائیڈ مینیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

مرکز ام الہدی اہل حدیث فتح گڑھ لاہور میں باورچی کی

فوری ضرورت ہے۔ مشاہیر حسب لیاقت ہوں گے۔

رابطہ حافظ عبدالرؤف ناظم جامعہ الدراسات الاسلامیہ

0300-9491221



نصرت باری

ماہر تفسیر قرآن مجید کے عالم نامہ قلم سے
نام بخاری کے معروف کتاب جزا القراءۃ
کی تحقیق و تخریج اور مفید اضافہ جات

محکم شہادت لایم

041-2631204 - 2641204 043-37214073 - 37224073
Email: maktabahalbari@gmail.com, Website: www.maktabahalbari.com

خطیب کے ضرورت مند

اردو پنجابی کے تجربہ کار خطباء کو صرف خطبہ جمعہ
الساہار کے لیے جگہ درکار ہے ضرورت مند فی الفور
رابطہ قائم کریں۔ خطیب فاؤنڈیشن

0336-3000730 - 0301-3115207

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (مالیوں ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک
"جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

فصل شفا خانہ شہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

صدر قلماریہ

خطیب پاکستان شیعہ اہل سنت

محمد حسین

پیشانی شہر لاہور

مرکزی جمعیت اہل حدیث اہل تشیع یوتھ فورس شیخوپورہ

فقیہ المثلان

ایمان افروز

حطیب المبعوث

جمعہ

24 اکتوبر 2014

آغاز خطبہ



عزیز الرحمن

قاری

صدر مرکزی جمعیت اہل حدیث اہل تشیع یوتھ فورس

مرکزی جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث دیوبند پھاٹک شیخوپورہ

جندیا لہ روڈ شیخوپورہ

اہل علاقہ کیلئے

عظیم خوشخبری

8 ویں سالانہ

خلافت راشدہ

واپس اہل بیت

15 نومبر 2014

بعد از مغرب مرکز پرائس

بس میں مکہ میرے چاہنے والے

اتفاق پر توجہ حاصل

تفصیلی شہزادہ نظام الدین

استاذ العلماء

حضرت مولانا

فضیلہ شیخ

شاہد احمدی

حافظ

صادق آباد

حفظ اللہ

ارشاد فرمائیں گے

اھل اسلام کی پیل پے

0300 4982062

0300 4378820

جماعہ بنی ناظم تبلیغ AYF پاکستان

خطیب مرکز ہذا

شاہزادہ نعیم الرحمن

الذی لا یزال

والسلام

ضرورت ریسرچ اسکالرز برائے اسلامی ٹی وی چینل

ایک نجی ٹی وی چینل کو اپنے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کے لیے
ریسرچ اسکالرز کی ضرورت ہے جو۔۔۔

- فصیح اردو سے فصیح عربی۔۔۔ فصیح عربی سے فصیح اردو میں براہ راست ترجمہ کر سکیں۔
- تخلیقی ذہن کے ساتھ ٹی وی کے لیے نئے اسلامی پروگرامز کے آئیڈیا فراہم کر سکیں۔
- قرآن وحدیث اور اسلامی فقہ وتاریخ پر دسترس رکھتے ہوں۔
- معاصر اسلامی وعصری میڈیا پر گہری نظر رکھتے ہوں۔
- پاکستان اور عالم اسلام کے معاشرتی، معاشی، سیاسی، تعلیمی وترقیقی اور فکری موضوعات سے آگہی رکھتے ہوں۔
- کسی بھی موضوع پر اردو، عربی اور انگلش میں ریسرچ کر کے مواد فراہم کر سکیں۔
- کسی بھی وقت پروگرام کے لیے متعلقہ موضوع پر سٹڈی کر کے سوالات تیار کر سکیں۔
- ڈاکو میٹری اور فلرز کے لیے سکرپٹ لکھ سکیں نیز احادیث کا عربی سے اردو میں ترجمہ کر سکیں۔
- ٹی وی پروگرامز کا اسلامی وقوی تناظر میں تنقیدی جائزہ لے کر (Preview) کر سکیں۔
- کمپیوٹر کا استعمال جانتے ہوں۔ کمپوزنگ کر سکتے ہوں نیز انٹرنیٹ، مکتبہ شاملہ وغیرہ سے استفادہ کر سکتے ہوں۔

کامیاب امیدواران کو مبعوث کروایا جائیگا۔
متنخواہ تقریباً 80 ہزار روپے

طریقہ کار: خواہشمند جلد از جلد اپنے CV درج ذیل ایڈریس پر ای۔ میل کر دیں۔

r.development106@gmail.com

r.development@hotmail.com

رابطہ: 0321-4473561 0321-7165256 0300-6573709

امیدواروں کا انتخاب تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کے ذریعے ہوگا۔

انٹرویو: بتاریخ 23-10-2014 بوقت 01:00pm بجے۔ بمقام 106 راوی روڈ لاہور جی چوک

Monthly MUHADDIS Lahore
99-J Model Town, Lahore-54700
Phone 5866478, 5866396

ایک چاند لوتھ فورس بنی گئے منٹھار ریجمنٹ
سیرزمین بن گئے منٹھارمین جانشانان
توجین سنت کا عظیم اجتماع

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

20 اکتوبر 2014ء سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

سیرزمین کا منٹھار

0300-6711234 0344-6711234 0307-7722234

سیرزمین کا منٹھار

فاري محمد لادن

آف لادن

زینب القاسم

خفا

[illegible]